لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲ — کلکتہ: چہارشنبہ ٦ صفر ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday January 15, 1913

تحیتہم فیہا سلام ۔ ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مقام اشاعت

۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ٦ صفر ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, January 15, 1913

فہرس

— * —

شـــذرات	۲
هفتـــه جنـــگ	
یالیت قومي یعلمون !	
مقـــالۂ افتتـــاحیــه	
فاتحـــۂ جلـــد جدیـــد (۲)	۴
مقـــالات	
تاریخ عمران عربي کا ایک صفحه	۸
مـــراسـلات	
الهـــلال روزانه	۱۱
ترکي کا وزیـــر خارجیه	
عرضـــداشـــت	
فـکاهـات	
مسلـــم یونیورسٹي ڈیپـــوٹیشـــن	
شئـــون عثمـــانیه	
جنگ بلقان اور دول یورپ کے تعلقا موجوده	۱۳
جنگ بلقـــان کے حـــوادث و واقعـــات پر ایک نظر	۱۴

تصـــویـــر

— * —

البطل العظیم : غازي انـــور پاشـــا — صفحه خاص

الهـــلال جلـــد اول

— * —

الهلال کي پهلي مکمل جلد جس میں جولائي سے دسمبر تک کے تمام پرچے به ترتیب موجود هیں‘ اور ابتدا میں مفصل فهرست مضامین و تصاویر اور علحده تائٹل پیج بڑها دیا گیا هے - اب بالکل طیار هے - جلد خوشنما ولایتي کپڑے کي هے اور اسپر "الهلال" کا بلاک طلائي حرفوں میں منقش هے - قیمت ۸ روپیه-

صرف ۳۰ مکمل جلدیں دفتر میں باقی رهگئي هیں - باقي " پرچے هیں - البته نمبر (۱۳) سے (۲۴) تک کي ماهي جلد علحده اور مکمل بهیجي جاسکتي هے -

شذرات

— * —

هفتۂ جنگ

اس وقت تک ترکي کے طرف سے ایڈریا نوپل کي حوالگي کے انکار میں پوري استقامت کا اظهار هو رها هے - ۱۳ - کي تار برقي هے که حکومت نے مسئلۂ صلح و جنگ کو ایک بهت بڑي قومي مجلس کے حواله کردینے کا فیصله کر لیا هے - جسکو سلطان المعظم منعقد کرینگے -

صلح کانفرنس کا بظاهر عملاً خاتمه هوگیا هے مگر وکلا ابتک لندن میں مقیم هیں - اگر یه سچ هے که بلغاریا دوباره جنگ کے جاري کرنے کیلیے پوري استعداد رکهتي هے تو باوجود فیصله کن راے دیدینے کے بار بار کیوں خود هي مهلت کو طول دیتي هے‘ اور اپنے وکلا کو لندن سے بلا نهیں لیتي ؟

اصل یه هے که بلغاریا کي قوت کا اسي دن خاتمه هوگیا تها‘ جس دن اس نے قرق کلیسا پر اپنے تئیں فنا کرکے قبضه کیا تها - یورپ نے دیکها که اب اگر ترکوں کو جنگ کي مهلت ملي تو صلیبي مقاصد کے حصول کي فرصت هاتهه سے نکل جاے گي‘ پس جس کروسیڈ کیلیے وه اس وقت میدان جنگ کو موزوں نهیں سمجهتا هے‘ اسکا حمله صلح کے دباؤ سے کرنا چاهتا هے - اب اگر بلغاریا تهریس کے میدانوں میں ترکي کو شکست نهیں دیسکتي تو کیا مضائقه هے‘ کیونکه لندن اور روس کي وزارت خانه خارجه سے صلح کے سازشي دباو کے ذریعه‘ پوري شکست دي جا سکتي هے !

ایک دوسرا تار لندن کے عثماني حلقوں کا یه خیال نقل کرتا هے که " ایڈریا نوپل کا چهوڑنا ممکن نهیں - اور ترکي کا فیصله اب اس وقت خود بخود معلوم هو جائے گا جب عثماني وکلا لندن چهوڑ دینگے -

مشهور مبصرم سیاست اهل قلم : مسٹر (بلنٹ) نے اپنے مضمون میں جو خیالات ظاهر کیے تهے‘ وه حرف بحرف پورے هو رهے هیں‘ انهوں نے لکها تها که " آخر میں سر ایڈورڈ گرے بااتفاق ایم سازا نوف ترکي پر دباو ڈالیں گے که بلقانیوں کو سب کچهه سپرد کر کے صلح کرلے " اور اب دول یورپ نے دباؤ ڈالنا شروع کردیا هے اور انگلستان اور روس اس صلیبي دباؤ کے اصلي هیرو هیں -

(بقیه مضمون صفحه ۴ پر)

یا لیت قومي یعلمون ! !

—:○(*)○:—

یا ایها الذین امنوا ! لا تتخذوا الیهود والنصاری اولیاء بعضهم اولیاء بعض' ومن یتولهم منکم فانه منهم' ان الله لا یهدي القوم الظالمین -

مسلمانو ! (ان) یہود اور نصارا کو (جو اسلام کے خلاف جنگ پر متفق ہو جائیں) اپنا دوست نہ بناؤ ! یہ لوگ تمہارے مٹانے کیلئے اپني سازشوں میں ایک دوسرے کے مددگار اور دوست ہیں - اور اگر تم میں سے کوئي (با وجود اسلام کی مخالفت کے) انکو اپنا دوست بنائےگا ' تو یقیناً اللہ کے نزدیک اسکا بھي شمار انھي دشمنان دین و حق میں ہوگا ' کیونکہ اللہ تعالی ایسے ظالم اور نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھلاتا -

فتری الذین في قلوبهم مرض یسارعون فیهم' یقولون نخشی ان تصیبنا دایرة ' فعصی الله ان یاتی بالفتح او امر من عنده ' فیصبحوا علی ما اسروا في انفسهم نادمین -

جن لوگوں کے دلوں میں اسلام فروشي اور نفاق طینتي کا روگ ہے' تم دیکھوگے کہ وہ ان لوگوں کو اپنا دوست بنانے میں بڑي جلدي کر رہے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا ڈر لگا ہوا ہے کہ کہیں ایسا نہو کہ بیٹھے بٹھائے ہم کسي مصیبت کے پھیر میں آجائیں - سو کچھہ عجب نہیں کہ عنقریب اللہ تعالی تم کو کوئي کامیابي عطا کرے ' یا کوئي اور غیبي امر ظاہر ہو اور اسوقت یہ لوگ اس نفاق پر' جو اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں ' پشیمان ہوں -

—*—

والصافات صفاً ' فالزاجرات زجراً ' فالتالیات ذکرا (۱) کہ مہلتوں کا خاتمہ ' فرصتوں کا وقت آخر ' ہمتوں کا امتحان ' اور سعی و جہد کے انتہائي لمحے درپیش ہیں - فالوقت ضیق ' والخطب شدید - وللاهواء رغبات ' و للوسالس سلطان - فباي حدیث بعدها یومنون ؟

میں وہ صور کہانسے لاؤں ' جسکي آواز چالیس کرور دلوں کو خواب غفلت سے بیدار کر دے ؟ میں اپنے ہاتھوں میں وہ قوت کیسے پیدا کروں ' جنکي سینہ کوبي کے شور سے سرگشتگان خواب موت اور ہشیار ہوجائیں ؟ آہ ! کہاں ہیں وہ انکھیں جنکو درد ملت میں خونباری کا دعوا ہے ؟ کہاں ہیں وہ دل ' جنکو زوال ملت کے زخموں پر ناز ہے ؟ کہاں ہیں وہ جگر ' جو آتش غیرت و حمیت کي سوزش کے لذت آشنا ہیں ؟ اور پھر آہ ! کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن کے ماتم گسار ' اس برباد شدہ قافلے کے نالہ سار ' اس صف ماتم کے فغاں سنج ' اور اس کشتي طوفاني کے مایوس مسافر ' جنکی موت و حیات کے آخري لمحے جلد جلد گذر رہے ہیں ' اور وہ بے خبر ہیں ' یا خاموش - روتے ہیں ' یا مایوسي سے چپ و راست نگراں ' مگر نہ انکے ہاتھوں میں اضطراب ہے اور نہ پانوں میں حرکت - نہ ہمتوں میں اقدام ہے ' اور نہ ارادوں میں عمل کا ولولہ - دشمن شہر کے دروازوں کو توڑ رہے ہیں ' اور اہل شہر رونے میں مصروف ہیں ڈاکوؤں نے قفل توڑ دیے ہیں اور گھر والے سوتے بھي نہیں ' مگر اب تک انکھہ ملنے سے مہلت نہیں ملي ہے - جب کسي کے گھر میں آگ لگتي ہے تو محلہ کے دوست دشمن ' سبھي پاني کیلیے دوڑتے ہیں ' لیکن اے رونے کو ہمت اور مایوسي کو زندگی سمجھنے والو ! یہ کیا ہے کہ تمہارے گھر میں آگ لگ چکي ہے ' ہوا تیز ہے ' اور شعلوں کي بھڑک سخت ' مگر تم میں سے کوئي نہیں جسکے ہاتھہ میں پاني ہو ! پھر اگر اسي وقت کے منتظر تھے ' تو کیا نہیں سنتے کہ وہ وقت آگیا ہے ؟ اگر تم کشتی کے ڈوبنے کا انتظار کر رہے تھے ' تو کیا نہیں دیکھتے کہ اب اس میں دیر نہیں ؟ اور آہ مسلمانوں نے عروج و زوال کي سیزدہ صد سالہ کشتي ' جو بارہا ڈوبي ' اور بارہا اچھلي ' اور نہیں معلوم کہ اب ڈوبنے کے بعد ہمیشہ کیلیے سطح عالم سے ناپید ہو جاتي ہے ' یا اسکے ٹوٹے ہوئے تختے ' اور تار تار بادبان کے ٹکڑے سمندر کي موجوں کا چند گھنٹے اور مقابلہ کرتے ہیں !

در کار ماست نالہ و ما در ہوائے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

فکاین من قریة اهلکناها وهي ظالمة' فهي خاویة علی عروشها' وبئر معطلة وقصر مشید - افلم یسیروا في الارض فتکون لهم قلوب یعقلون بها' او اذان یسمعون بها ' فانها لاتعمي الابصار' ولکن تعمي القلوب التي في الصدور (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کي کتني ہي آبادیاں ہیں جنکو انکي غفلت و بد اعمالي کي پاداش میں ہم نے ہلاک کردیا ' پس اب وہ ایسي اجڑي پڑي ہیں کہ انکي دیواریں اپني چھتوں پر گري پڑتي ہیں ' انکے لبریز کنویں بیکار ہو رہے ہیں ' اور بڑي بڑي عمارتوں کے محل مکینوں سے خالي ہیں ! پھر کیا لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں اور قوموں کے عروج و زوال کي نشانیوں کو دیکھتے نہیں ؟ اگر دیکھتے تو انکے دل سوچنے والے ہوتے اور کان سننے والے ' اور جب تباہي کا وقت قریب آجاتا ہے تو قوموںکي انکھیں اندھي نہیں ہوجاتیں ' بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں ' جو سینوں کے اندر چھپے ہوئے ہیں ! !

یا للعار ! !

اگر ہم کو مٹنا ہي ہے تو اسکا کوئي شکوہ نہیں - رومۃ الکبرا اور بابل و نینوا کي عظیم الشان قومیں جہاں آباد تھیں' وہاں آج خاک کے تودے اور ٹوٹي ہوئي دیواروں کے کھنڈر بھي سیاحوں کو بڑي جستجو سے ملتے ہیں - ہم نے تیرہ سو برس تک دنیا میں حکمراني کي ہے ' اور مغرب و مشرق اگر ہمارے بعد ہمکو بھلانا نہ چاہے تو مدتوں ہمارے افسانۂ حیات و ممات کو دہرا سکتا ہے ' لیکن غم ہے تو اسکا ہے کہ موت دونوں کو آتي ہے - سپاہي کو میدان جنگ میں ' اور مجرم کو سولي کے تختے پر - پہلي وہ عزت کي موت ہے جس پر ذلت کي ہزاروں زندگیاں قربان ' اور دوسري وہ ذلت کي موت ہے' جسکے بعد انساني روح کیلئے اور کوئي ذلت نہیں - اگر یورپ نے ہم سے آخري انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو کاش ہمارے سینے پر گولي لگتي ' لیکن ہمارے گلے میں پھندا نہ ڈالاجاتا !

صلیب پرست قوم ' اسلام کو مصلوب کرنا چاہتي ہے

اللہ اللہ ! انقلاب و حوادث کي کیا نیرنگي ہے ! جس قوم کي ابتدا دنیا میں سولي کے تختے سے ہوئي ہے ' جسکي ہستي دنیا میں اس طرح شروع ہوئي ہے کہ بت پرست رومیوں کے حکم اور یہودیوں کي خواہش سے اسکے خدا کو سولي کے تختے پر لٹکا دیا گیا تھا اور اسکے ہتھیلیوں اور ٹخنوں کو تختے سے لگاکر بڑي بڑي میخیں ٹھونکدي گئیں تھي - اگرچہ وہ بزدلي کي شدت سے بہت چیختا رہا تھا کہ " خدایا موت کے پیالے کو میرے لبوں سے ہٹا لے " پر اسکو سولي پر چڑھنا تھا ' اور بے رحم چڑھانے والوں نے چڑھا کر چھوڑا -

(۱) قسم ہے مجاہدین کے ان گھوڑوں کي ' جو دشمنوں سے لڑنے کیلیے صف بستہ کھڑے ہوئے ہیں - پھر اپنے گھوڑوں کو زور سے للکارتے اور دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں ' اور پھر جب لڑائي سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ذکر الہي اور تلاوت قرآن میں مصروف ہو جاتے ہیں ' (۳۷ : ۱)

جس قوم کی عزت کا پہلا دن یہ تھا کہ اسکا خدا تین دن تک سولی کی لعنت میں گرفتار رہا ' کیونکہ (توراۃ) میں لکھا ہے کہ "جو کاٹھہ پر چڑھا وہ ملعون ہوا" - آج وہی قوم ، سولی کے تختے کو پوجنے والی قوم ' ایک مصلوب لاش کی پرستش کرنے والی قوم ' اُس قوم کو میدان جنگ کی تلوار سے ہلاک کرنے کی جگہہ ' سازش کاہ صلح میں پھانسی دینا چاہتی ہے جس کا سب سے بڑا جرم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے بانی نے دنیا میں ظاہر ہوکر اپنے تئیں مسیح کی طرح سولی پر نہیں چڑھایا ' بلکہ تلوار کے زور سے اپنے دین کی اشاعت کی ! و تلک الایام نداولہا بین الناس -

توحید اور تثلیث کا باہمی سلوک

مسیحیت سے ہمارا معاملہ آج ہی شروع نہیں ہوتا ' بلکہ یہ میدان صدیوں سے گرم ہے - لیکن آج ہم کو سر جھکا کر اعتراف کر لینا چاہیے کہ اس نے ہمکو پوری شکست دیدی - یہودیوں نے اسکے خدا پر "ولدالزنا" ہونے کی تہمت لگائی تھی اور اسکی ماں کی عصمت پر بٹہ لگایا تھا - ہم نے دنیا میں آتے ہی اسکو اس شرمناک ذلت سے نجات دلائی اور کہا کہ :

و قولھم علی مریم بہتاناً عظیماً (۴ : ۱۵۵) — اور یہودیوں کا حضرت مریم کی نسبت قول ایک بہت بڑا بہتان ہے -

لیکن آج تمام مسیحی دنیا ہم پر وحشت و خونریزی اور قتل و فساد کا بہتان لگانے میں کامیاب ہو رہی ہے - ہم نے روز اول سے انکے معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کو اپنی مسجدوں کی حفاظت سے کم نہ سمجھا اور ایک مرتبہ دمشق کی مسجد کی تعمیر شدہ زمین دیدی تاکہ اسپر گرجا بنایا جائے ' لیکن آج طرابلس اور تھلی پولی کی مسجدوں کے محراب و منبر بھی صلیب پرستوں کے حملہ آور بوٹوں سے محفوظ نہیں ہیں ' اور مشہد کی مسجد گوہر شاہ کا نصف گنبد توپوں کی گولا باری سے گرا دیا گیا ہے - ہم نے آٹھہ سو برس تک اسپین میں عیسائیوں کو آستین میں بٹھا کر دودھ پلایا ' انھوں نے صحن مسجد میں آکر پیغمبر اسلام کو گالیاں دیں مگر ہم نے انکو انکی سرزمین کی راحت سے محروم نہیں کیا ' لیکن آج وہ ہم کو یورپ سے جلا وطن کرنے کی سازش میں فتح یاب ہوگئے ہیں ' اور عنقریب خود دنیا کے صفحہ ہی سے مٹا دینے کا ارادہ کررہے ہیں - ہاں یہ سچ ہے کہ ہم نے بغداد کے دربار عظمت و جلال میں "سگ رومی" (۱) کے منہہ پر تھوکا تھا ' اور یہ بھی غلط نہیں کہ ایک سو برس ادھر تک عثمانی وزیر اعظم کی زبان میں روس اور اسٹریا کے بادشاہوں کو یاد کرنے کیلئے سب سے بڑی عزت یہ تھی کہ "وہ ہمارے اچھے کتے ہیں" - لیکن پھر اس سے کیا ہوتا ہے ' کیونکہ آج یورپ کا ہر مسیحی کتوں کو اپنی گود میں بٹھا کر پیار کرتا ہے ' لیکن ہمارے سروں کیلیے اسکے پاس سب سے بڑی عزت بوٹ کی ٹھوکر ہی میں ہے - یقیناً ہم نے آٹھہ صلیبی حملوں میں عیسائیوں کے سروں کو کچلا ' اور یروشلیم کے مقدس "بیت اللحم" پر انکو قابض ہونے نہیں دیا ' لیکن اسکا ذکر بھی اب بے فائدہ ہے - کیونکہ آج تو وہ دن ہے کہ اگر غفلتوں اور بے سود فغاں سنجیوں کا یہی حال رہا ' تو قریب ہے کہ ہماری عزت و حیات کی آخری متاع یعنے "مرقد مطہرۂ رسول اللہ" اور "بیت مقدس خلیل اللہ" کی طرف بھی اسکی توپوں کے دہانے کھولدیے جائیں گے ' اور (جدہ) اور (ینبوع) کے ساحلوں پر یورپ کے آہن پوش ڈریڈناٹ لنگر انداز نظر آئیں گے ! و یا لیتنی مت قبل ھذا ' و کنت نسیاً منسیا ! (۱۹ : ۲۳)

خاندان اسلام کا سب سے بڑا گھرانا

ہندوستان کے مسلمانوں نے خواہ کتنا ہی اپنے تئیں ذلیل و بے حقیقت سمجھہ لیا ہو ' اور خواہ داخلی اور خارجی شیاطین کی وسوسہ اندازیوں نے کتنا ہی انکو معطل اور مجبور ہونے کا یقین دلادیا ہو ' لیکن انکو یاد رکھنا چاہیے کہ انکی تعداد سات کروڑ سے متجاوز ہے ' اور وہ آج دوران اسلام کی سب سے بڑی تعداد ہیں ' جو زمین کے کسی ایک ٹکڑے میں آباد ہے - انکو ایوان حکومت سے نکلے ہوے ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے ' اور باوجود ہر طرح کے تنزل کے اب بھی وہ دولت اور تعلیم اور علی الخصوص نئی بیداری اور اپنے مصالح کے محسوس کرنے میں اُن مقامات کے مسلمانوں سے بھی نسبۃً بہتر حالت رکھتے ہیں ' جہاں ابتک اسلامی حکومت باقی ہے - اسلیے اگر آج حفظ کلمۂ توحید ' و بقاء بلاد مقدسہ ' و قیام شعار و ناموس شریعت اسلامیہ کی سب سے زیادہ ذمہ داری ترکوں کے ذمے ہے ' کیونکہ انکے ہاتھہ میں تلوار ہے ' تو یقین کیجئے کہ مسلمانان ہند کے ذمے بھی انسے کم نہیں ہے ' کیونکہ انکی تعداد تمام دنیا کی اسلامی آبادیوں میں سب سے زیادہ ہے ' اور حس مصالح اور ذرائع اعانت کے حصول کے لحاظ سے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں درجۂ امتیاز رکھتے ہیں -

پس اسلام کیلیے مستقبل میں جو کچھہ ہونے والا ہے ' ضرور ہے کہ مسلمانان ہند اسمیں اپنا پورا حصہ لیں ' اور ایک لمحۂ کیلئے بھی اس وسوسۂ ابلیس سے فریب نہ کھائیں کہ وہ بالکل بے دست و پا ہیں اور کچھہ نہیں کرسکتے -

یقیناً تم کچھہ نہیں کرسکتے ' اگر تم ایسا سمجھتے ہو کہ کچھہ نہیں کرسکوگے - دنیا میں ہمیشہ دو ہی خیال دماغوں میں پیدا ہوے ہیں - بعضوں نے سمجھا کہ کچھہ نہیں کرسکیں گے ' اور بعضوں نے خیال کیا کہ اگر کرنا چاہیں گے تو سب کچھہ کرلیں گے - پہلے خیال کا نتیجہ یہی نکلا کہ کچھہ نہوا - لیکن دوسرے خیال نے چٹیل میدانوں کو ایوان و محل ' ویران جنگلوں کو اباد و شاداب ' دریاؤں کو خشک میدان ' پہاڑوں کو سطح زمین ' غلاموں کو ازاد ' ایک گڈریے کو صاحب تاج و تخت ' اور ایک مردہ قوم کو زندہ و قائم کردیا ! فاعتبروا و تفکروا ایہا المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ ' فانساھم انفسھم ' اولئک ھم الخاسرون ! !

البتہ استقامت شرط راہ ' و دلیل وصول بارگاہ ہے :

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (۴۶ : ۱۲)	جن لوگوں نے اللہ کو اپنا مددگار سمجھا ' اور اپنے اندر استقامت پیدا کرلی ' تو پھر نہ تو انکے لیے کسی طرح کا خوف ہے اور نہ کسی ناکامی و نامرادی کا غم !

انفروا خفافا و ثقالا ! !

آپ کہیں گے کہ مسلمانوں نے ان چند مہینوں کے اندر کس قدر جوش و اضطراب کا اظہار کیا اور کس مستعدی سے لاکھوں روپیہ ترکی کی اعانت میں فراہم کرلیا - اس سے زیادہ اور انکے بس میں کیا ہے ؟

لیکن میں کہونگا کہ بس میں تو سب کچھہ ہے ' بشرطیکہ وہ اپنی قوت کا اندازہ کریں ' کلمۂ توحید کی حفاظت کیلئے اٹھہ کھڑے ہوں ' اور اپنے نفس کے مقابلے میں اللہ اور اُسکے رسول کی محبت کو ترجیح دیں - یقیناً وہ ٹیس جو درد اسلامی کی انھوں نے اپنے دل میں پیدا کی ' نہایت قیمتی ہے - وہ اضطراب و ہیجان جو انھوں نے اس وقت تک ظاہر کیا ' اِس عالم یاس میں بھی امید کا پیام ہے ' اور روپیہ کی فراہمی بھی ایک اولین جہاد مالی تھا ' جس سے وہ غافل نہ رہے ' لیکن میرا سوال یہ نہیں ہے کہ انھوں نے کیا کچھہ کیا ؟ بلکہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کچھہ کرسکتے تھے ' وہ کیا یا نہیں ؟ روپیہ بھیجکر آپ زخمی ترکوں کی مرہم پٹی کا ضرور سامان کرسکتے ہیں ' لیکن اُس تلوار کے حملے کی قوت

(۱) ہارون رشید نے قیصر روم کو ایک خط میں کلب الروم کہکر مخاطب کیا تھا -

پر تو کچهه بهی اثر نہیں ڈال سکتے جو نئے نئے زخم پیدا کر رهي هے ! جوش و اضطراب بنیاد کار هے' لیکن پهر صرف آنسو بہا کر تو کسي فوج نے ملک فتح نہیں کیا هے ! یقین کیجیے که تمام مسیحي یورپ اب اسلام کے فنا کردینے کیلیے آخري اتفاق کرچکا هے اور عرضداشتوں اور رزولیشنوں سے دنیا میں کبهي کام نہیں نکلے هیں -

او لین کار

پس اگر مسلمانان هند اس وقت اپني قوت سے کوئي نتیجه خیز کام لینا چاهتے هیں تو براے خدا حالت کي نزاکت کو محسوس کریں اور میدان کار میں چند قدم آگے بڑهائیں - اس سلسلے میں پہلا کام انکا یه هے که حتی الامکان تمام **یور پین مال تجارت اور مصنوعات کو بائکات کر دیں** - در حقیقت موجوده جنگ ابتدا سے یورپ کي درپرده متفقه جنگ تهي ' مگر ابتو بالکل ایک کهلا یور پین اتحادي حمله هے' جو اسلام کے مقابلے میں شروع کر دیا گیا هے " اور تمام دول متفقه طور پر ترکي کو ایڈریا نوپل حواله کر دینے کیلیے مجبور کر رهي هیں - پس اب باوجود اس حالت کے' جو مسلمان یورپ کي تجارت اور مصنوعات کو خریدتا اور استعمال کرتا هے ' وه گویا دشمنان اسلام و توحید کي کهلي اعانت کرتا هے - شریعت حقۂ اسلامیه نے هم کو تمام دنیا کے ساتهه رحم و محبت اور فائده رساني کي تعلیم دي هے ' لیکن چونکه حق و صداقت کي حفاظت تمام چیزوں سے مقدم اور سب سے بالا تر هے ' اسلیے جب کوئي قوم اسلام کے خلاف اعلان عداوت کر دے ' تو پهر یه قانون محبت ' قانون جنگ سے مبدل هو جاتا هے اور خدا اور انسان میں مقابله پیدا هو جاتا هے - پهر جبکه الله کي محبت کا دعوا هے ' ضرور هے که وه الله کي دوستي کو انسانوں کي دوستي پر ترجیح دیں اور اسکے دشمنوں سے تمام اپنے فائده رساں تعلقات منقطع کر لیں - یه کوئي ملکي اور سیاسي مسئله نہیں هے بلکه ایک خالص دیني معامله هے ' اور هر مسلمان بشرطیکه مسلمان هو' اسکي تعمیل پر مجبور هے -

یه مسئله پورے سات مہینے سے همارے سامنے تها مگر هم اسکے تمام پہلوؤں پر غور کر رهے تهے' اسلئے اسکي نسبت اظهار خیال میں جلدي نہیں کي' مگر اب جو کچهه سونچنا تها سونچ چکے' اور سچ یه هے که سونچنے کا وقت هي باقي نہیں رها - اس وقت اپے جذبات اور جوش کے اظهار کا عملي اور موثر ذریعه یہي هے جو مسلمانان هند کے سامنے هے' اور هم اسکي نسبت آینده به تفصیل عرض کرینگے : هذه تذکره' فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

(بقیۂ هفتۂ جنگ)

دول یورپ ایک دوسري متفقه یاد داشت بهیجنا چاهتے تهے' اور یورپ کے موجوده سیاسي مصطلحات میں یاد داشت کے معنے ایک کامل قاتلانه حملے کے هیں ' لیکن اس یاد داشت کا بهیجنا اسلیے ملتوي کردیا گیا هے که جرمني نے چند ترمیمات پیش کردي هیں اور اسلیے اسکا صلح کانفرنس میں پیش هونا ضروري هے -

یه استقامت جو ترکي کي طرف سے ظاهر هو رهي هے ' اُس انقلاب داخلی اور هیجان ملی کا نتیجه هے' جو انجمن اتحاد و ترقي کي سعي ' انور پاشا کے شتلجا پهنچنے ' اور خود ناظم پاشا کے حزب الحریۃ و الائتلاف سے بیزار هو جانے کا نتیجه هے - ولایت کي پچهلي ڈاک میں اس تغیر حالت کي نسبت بعض اهم معلومات ملتے هیں - اور هم نے الهلال کي ۱۱ - ڈسمبر کي اشاعت میں (محمود شوکت پاشا) کی مضطربانه جد و جهد کي خبر دیتے هوے جن توقعات کا اظهار کیا تها ' الحمد لله که اسکي تصدیق کرتے هیں -

الهلال

۱۰ جنوری ۱۹۱۳

فاتحۂ جلد جدید

—:*:—

(۲)

الامر بالمعروف و النهي عن المنکر

— * —

زوال بغداد کے ساتهه هي عربي قوت کا همیشه کیلیے خاتمه هوگیا ' اور ترکوں کا جو اقتدار ایک صدي سے نشوونما پا رها تها' وه تمام عالم اسلامي پر چها گیا - ترک ایک نو مسلم قوم تهي ' جو عربي زبان سے واقف نه تهی اور نه اسکو دین و مذهب کي کچهه خبر تهي - اسلیے مجبوراً اسکو تمام علمي اور مذهبي معاملات میں علما سے مدد لیني پڑي اور اس طرح علم و مذهب پیشتر سے زیاده حصول قوت وحکمراني اور دولت وجاه دنیوي کا ذریعه بن گیا - یه " امر بالمعروف " کی بقیه زندگي کیلیے گویا ایک آخري فتوائے موت تها - کیونکه اب علم و مذهب اعلان حق ودفع باطل کیلیے نہیں' بلکه حصول عزو جاه اور حکومت وتسلط کیلیے حاصل کیا جانے لگا اور نفس پرست بادشاهوں اور امیروں کے دربار کي پہلي صفوں میں علماء وفقهاء کي قطاریں نظر آنے لگیں - علم حق ایک نور الهي هے ' جو اغراض نفسانیه کي تاریکي کے ساتهه جمع نہیں هو سکتا - وه حق و صداقت هے مگر نفس کذب و باطل کي پرستش کرتا هے - پس جن دلوں میں دنیوي لذائذ اور حکومت و امارت کي خواهش پیدا هو جاتي هے وه مجبور هو جاتے هیں که علم و حقانیت کو اُن نفوس خبیثه کا تابع و محکوم کر دیں' جنکے هاتهه میں دولت اور عزو جاه دنیوي کي بخشش کي قوت هے - غرض اور هوس کا تسلط انکے دلوں سے خدا کي حکومت کے خوف کو زائل کر دیتا هے ' اور اسکي جگه دولت و امارت اور جماعت و عوام کي حکومت قائم کرا دیتا هے - وه حق کو دیکهتے هیں که مظلوم هے ' لیکن زبان نہیں کهولتے ' کیونکه جانتے هیں که حق کي نصرت انکے اغراض نفسانیه کیلیے مضر هے ' جو دل خدا سے نہیں ڈرتا ' پهر وه دنیا کي هر شے سے ڈرنے لگتا هے - پس وه الله کي حکومت سے آزاد هو کے شیطان کے هر ادنے سے ادنے مظهر اور ذریت کے غلام هو جاتے هیں اور چونکه امرا و رؤسا یا عوام و جہلا سے جلب نفع اور حصول زر کي خواهش اپنے اندر رکهتے هیں ' اسلیے انکي قدرت سے باهر هوتا هے که انکے خلاف لبوں کو حرکت دیسکیں - وه حق اور راستي کو پہچانتے هیں لیکن اسکي طرف انگلي اٹها کر اشاره نہیں کر سکتے ' کیونکه ڈرتے هیں که پهر دولت و جاه دنیوي کے بت اپنا هاتهه انکے سروں پر سے هٹالیں گے : و ان فریقا منهم ' لیکتمون الحق وهم یعلمون (۲ : ۱۴۱)

في الحقیقت تاریخ اسلام کي گذشته آخري صدیاں " الامر بالمعروف " کي تاریخ کا ایک عهد تاریک تها ' جسمیں روز بروز پچهلي روشني مفقود هوتي گئي ' اور نئي تاریکي اسکي جگه

قبضہ کرتی گئی - اجتماعی فسادات و امراض کے علاوہ سد باب اجتہاد اور اعتقاد تقلید نے تمام علوم عقلیہ و دینیہ کی ترقی روکدی تھی' اور علی الخصوص علوم دینیہ کی درس و تدریس میں وہ تمام نقائص' جنکو علامہ (ابن خلدون) نے اپنے زمانے میں محسوس کیا تھا' پیدا ہو چکے تھے' اور جو بالاخر بڑھتے بڑھتے آج اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ علوم قدیمہ کی تحصیل صرف متاخرین کی چند کتابوں اور حواشی و شروح کے پیچھے صرف دماغ کر دینے میں محدود ہوگئی ہے' اور علوم قران و حدیث کہ سر چشمۂ ارشاد و ہدایت اور منبع امر بالمعروف و نہی عن المنکر تھے' محض (تفسیر جلالین) اور (مشکواۃ) کے الفاظ سے مناسبت پیدا کر لینے کا نام رہگیا ہے -

اگرچہ یہ گذشتہ آٹھہ صدیوں کا زمانہ اسلام کے اخلاقی و اجتماعی تنزل کا اصلی دور تھا' اور جن امراض کی ابتدا بنی امیہ و عباسیہ کے زمانے میں ہوئی تھی' وہ اب ہڈیوں سے گذر کرکے ظاہر جسم پر بھی نمودار ہوگئے تھے' لیکن تاہم خدا کی سرزمین حق و صداقت کی اواز سے کبھی بھی خالی نہیں رہی ہے' اور اس دین قویم کی نصرت و تجدید کیلیے اسکا وعدہ ہے کہ وہ سخت سے سخت عہد طغیان و فساد میں بھی ایک جماعت صالحین امت کی ہمیشہ ایسی قائم رکھے گا' جنکے قلوب خود اسکی حفاظت اور پناہ میں ہونگے' اور ضلالت شیطانی کو ان پر کبھی دسترس حاصل نہوگا :

ان عبادی لیس لک علیھم سلطان' وکفی بربک وکیلا (۱۷ : ۲۷)	جو میرے سچے بندے ہیں' انپر شیطان کا قابو نہ چل سکے گا' اور اللہ اپنے بندوں کی کارسازی کیلئے بس کرتا ہے -

* * *

فضیلت مخصوصۂ امت مرحومہ اور سلسلۂ دعوت حق کا قیام دائمی

اگر گوش حق نیوش باز' اور دیدۂ اعتبار بینا ہو' تو فی الحقیقت اس دین قویم کے بقا و احیاء اور دعوت الی الحق والہدایۃ کیلیے روز اول سے خدا تعالی کے کاروبار تصرف فرمائی عجیب و غریب رہے ہیں - امم قدیمہ کے حالات ہم پڑھتے ہیں تو کوئی ہدایت اور دعوت صداقت ایسی نہیں ملتی' جو اپنے داعی ربانی مذہب کی زندگی کے بعد ایک صدی تک بھی دنیا میں قائم رہسکی ہو - ان اقوام کی تاریخ سے قطع نظر کرنی پڑتی ہے جو اپنی گذشتہ تاریخ کیلئے کوئی بصیرت بخش روشنی نہیں رکھتے - لیکن دنیا کی جو بڑی بڑی قومیں اور مذاہب آج موجود ہیں' انکی قرون اولی کی تاریخ ہمارے سامنے ہے - حضرت موسی چالیس دن کیلیے وادی سینا کے پہاڑوں پر چلے گئے تھے' تاکہ وحی الہی سے توراۃ مقدس کو مرتب کریں' لیکن اتنے ہی دنوں کی غیبت میں تمام قوم کی قوم گوسالہ پرست ہوگئی تھی - اور انکی برسوں کی تعلیم و ہدایت پر ایک شعبدہ باز کے چند لمحوں کا کرشمہ غالب آگیا تھا :

فرجع موسی الی قومہ غضبان اسفا - قال یا قوم الم یعدکم ربکم وعدا حسنا' افطال علیکم العہد ؟ ام اردتم ان یحل علیکم غضب من ربکم فاخلفتم موعدی ؟ (۲۰ : ۸۸) (۱)	حضرت موسی غصے اور تاسف کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے اور کہا کہ اے لوگو ! کیا تمسے خدا تعالی نے توراۃ کے دینے کا وعدہ نہیں کیا تھا ؟ کیا تمکو اس وعدے کی مدت بہت بڑی معلوم ہوئی کہ بت پرستی میں مبتلا ہو گئے ؟ یا پھر تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو اسلیے تم نے اس عہد ہدایت کو توڑ ڈالا جو تم نے مجھسے کیا تھا ؟

حضرت مسیح علیہ السلام کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے تھے بلکہ محض شریعت موسوی کے ایک مصلح اور آخری مجدد تھے - تا ہم انکی دعوت کی تاریخ چند برسوں سے آگے نہیں بڑھتی' اور ہمیں خوف ہے کہ جو نادان اور ابلہ ماہی گیر انکے ساتھہ جمع ہوگئے تھے' ان میں سے سواے (یوحنا) کے کسی نے انکی تعلیم کو سمجھا بھی تھا یا نہیں ؟ انکے بعد چند برسوں کا زمانہ یہودیوں کے مظالم اور حواریوں کے تحمل و توکل کا ضرور سامنے آتا ہے جسمیں ایک مظلومانہ اخلاق کی کشش یقینا پائی جاتی ہے' لیکن اسکے بعد ہی ایک متفنی اور فیلسوف یہودی :(سنیٹ پال) کی شرکت سے مسیحی تحریک کا خاتمہ ہو جاتا ہے' اور اسکی جگہ ایک نیا مذہب لے لیتا ہے جو رومی بت پرستی' افلاطونی الہیات' اور یہودیت کے چند مسخ شدہ رسوم کا مجموعہ تھا :

فاختلف الاحزاب من بینھم' فویل للذین کفروا من مشھد یوم عظیم (۱۹ : ۳۷)	پھر عیسائیوں میں بہت سے فرقے پیدا ہوگئے اور آپس کے اختلافات میں پڑگئے' پس افسوس ہے انکے کفر و ضلالت پر' اور انکو ایک بڑے دن میں اللہ کے آگے حاضر ہونا پڑے گا -

یہی حال تمام امم قدیمہ کا تھا - لیکن منجملہ اُن آیات صداقت' اور اعلام حقانیت کے جنکے ذریعہ خدا تعالی نے اس دین قویم کی نصرت فرمائی ہے' ایک بہت بڑی الہی نشانی یہ تھی کہ اسکی دعوت و تبلیغ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا اور روز اول ہی کہدیا کہ

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (۶۱ : ۸)	پیروان باطل چاہتے ہیں کہ حق و صداقت کا جو نور الہی روشن کیا گیا ہے' اسے اپنی مخالفت کی پھونک مار کر بجھادیں' مگر وہ یاد رکھیں کہ اللہ اپنے اس نور صداقت کی روشنی کو درجۂ کمال تک پہنچا کر چھوڑے گا اگرچہ باطل پرستوں کو برا لگے -

---

(۱) اس موقعہ پر ہمیں (نہج البلاغۃ) کا ایک نہایت بلیغ قول یاد آگیا' اور اسکا کونسا بیان اعلی ترین بلاغت اور بہترین حکمت سے خالی ہے ؟ بعض احبار یہود نے اُن اختلافات و نزاعات کو دیکھکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ میں پیدا ہوگئے تھے' حضرت امیر علیہ السلام سے اعتراضاً کہا :" مادفنتم نبیکم حتی اختلفتم فیہ (ابھی تم لوگ اپنے نبی کو دفن بھی نہیں کرچکے تھے کہ اسکی نسبت اختلافات میں پڑگئے !) اس اعتراض سے مقصود یہ تھا کہ قرآن کریم ہر جگہ یہودیوں کو انکے اختلاف اور تحریف و تبدیل شریعت کا الزام دیتا ہے' حالانکہ خود پیروان قرآن کا یہ حال ہے کہ آنحضرت کی وفات کے ساتھہ ہی اختلافات و نزاعات میں پڑگئے - لیکن حضرت امیر علیہ السلام نے کس قدر بلیغ و جامع اور پھر قاطع و فیصل کن جواب ارشاد فرمایا کہ : انما اختلفنا عنہ' لا فیہ (یہ سچ ہے کہ ہم میں اختلافات پیدا ہوے' لیکن اپنے نبی کی نسبت نہیں' بلکہ اُن چیزوں کی نسبت جو اس سے تعلق رکھتی ہیں) یعنی ہم میں اختلاف امم گذشتہ کی طرح خود داعی مذہب کے وجود' اسکے درجۂ رسالت' اسکی نبوت' اور نبوت کی صداقت کی نسبت نہیں پیدا ہوا' جسکی صحت و بقا پر دعوت دیانۃ کی حفاظت موقوف ہے' بلکہ اُن چیزوں کی نسبت ہوا جو اس سے منسوب تھیں' یا پھر اُن روایات کی نسبت ہوا' جو اسکی نسبت سے بیان کی جاتی تھیں - پھر آگے چلکر فرمایا :

ولکنکم ما جفت ارجلکم من البحر' حتی قلتم لنبیکم : "اجعل لنا الٰھا کما لھم الھۃ فقال انکم قوم تجھلون" (نہج البلاغۃ جلد دوم صفحہ ۲۲ مطبوعہ مصر)	حضرت موسی نے جب تم کو فراعنہ مصر کی غلامی سے نجات دلاکر انکے ملک سے نکالا' تو ابھی دریاے قلزم کی تری تمہارے پاؤں میں خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ تم نے باطل پرستی شروع کردی اور انسے فرمایش کی کہ "ہمارے لیے بھی ایک ویسا ہی بت بنادے' جسطرح کے بت ان بت پرستوں کے پاس ہیں"

دوسري جگه فرمايا :

انا نحن نزلنا الذكر ' وانا له لحافظون (۹:۱۵)	بيشک هم هي نے اس دين حق و صداقت کي دعوت دنيا ميں بهيجي ' اور هم هي هيں جو هميشه اسکے محافظ اور ناصر هونگے -

اسي تائيد الهي کا نتيجه تها که انحضرت (صلعم) کي وفات کے دن هي سے اختلافات کي بنياد پڑگئي اور پهر شخصي حکومتوں کے قيام ' ملکي اغراض اور سياسي مطامع کے فشار ' عجمي اقوام اور عجمي تمدن ورسوم کے اتباع ' اور امر بالمعروف و نهي من المنکر کے ضعف سے روز بروز فتنه و فسادات ميں ترقي هوتي گئي - يهاں تک که زوال بغداد اور عربي حکومت کے خاتمے کے بعد فتنه و فساد کا ايک ايسا تباه کن سيلاب اٹها ' جو بني اسرائيل پر (بخت نصر) کے تسلط کي تباهي سے کسي طرح کم نه تها ' ليکن پهر بهي اسلام کي دعوت کا بيج اپنے اندر ايک ايسي قوت نمو رکهتا تها که پامال هوتا تها ' اور پهر ابهرتا تها - حوادث و مصايب کا هاتهه جسقدر اسکي شاخوں اور پتوں کو کاٹتے تهے ' اتني هي اسکي قوت نمو ابلتے هوے چشمے کي طرح اچهل اچهل کر بلند هوتي تهي - فتنه و فساد کي باد صرصر اگر اسکي شاخوں کو هلا رهي تهي ' تو الله کا دست محکم اسکي جڑ کو مضبوط پکڑے هوے تها - زمين کے اوپر اسکے پتے جهڑ جهڑ کر گر رهے تهے ' ليکن زمين کے اندر اسکي جڑ کے ريشے مستحکم هو رهے تهے - يه سچ هے که امم قديمه کي تمام تباهياں اور گمراهياں ايک ايک کرکے اس امت کو بهي پيش آئيں - کوئي گمراهي بني اسرائيل اور مشرکين مکه کي ايسي نه تهي جس سے اشبه گمراهيوں ميں مسلمان مبتلا نه هوے هوں ' مگر دين آخري کے بقا اور قيام کا يه معجزه تها که ان ميں سے کوئي ضلالت بهي اصل سر چشمه تعليم کو مکدر نه کر سکي ' اور تحريف و نسخ اور حذف و اضافه سے قران کريم هميشه محفوظ رها - اس سے بهي بڑهکر يه که نصرت فرماے حق کي تائيد غيبي هر سخت سے سخت دور فتن و طغيان ميں ايک جماعت ايسي پيدا کرتي رهي جسکے قدم حق و حقيقت پر غير متزلزل هوتے تهے ' اور چاروں طرف کي پهيلي هوي ضلالت سے محفوظ رهکر باوجود قلت انصار و اعوان و عدم ساز و سامان دنيوي کے وه جهاد امر بالمعروف و نهي المنکر ميں کامياب و فتحياب هوتي تهي ' اور حق تعالے اسکے دل و دماغ کو اپنے دست قاهر و مقتدر ميں ليکر ' اپنے دين قويم کي حفاظت اور هدايت امت مرحومه کا ذريعه بنا ديتا تها - دنيا ميں صداقت هميشه رهي اور مختلف ناموں سے هميشه آتي رهي ' ليکن دين اسلام اسکا آخري ظهور تها ' اسليے ضرور تها که وه کامل تر ظهور هو ' اور پهر اسطرح محکم اور نا ممکن التبديل هو ' که دنيا کي شيطاني قوتيں اسپر کبهي بهي غلبه نه پاسکيں -

پس يه ايک حقيقت تهي ' جسکا اعلان پہلے هي دن کر ديا گيا تها - قرآن کريم کے علاوه احاديث کا تفحص کيجيے ' تو اس حقيقت کو جا بجا ايک پيشين گوئي کي صورت ميں پائيگا :

لا تزال من أمتي ظاهرين على الحق حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون (متفق عليه)	ميري امت ميں هميشه ايک جماعت حق ضلالت و باطل پرستي پر فتح ياب رهے گی - يهاں تک که قيامت ظاهر هو -

اس حديث کو امام بخاري و مسلم نے صحيح ميں مغيره کي روايت سے درج کيا هے ' مگر يهي حديث به تغير الفاظ نهايت کثرت سے مختلف اسناد و روات کے ساتهه شهرت پاچکي هے ' اور متعدد صحابهٔ کرام سے مروي هے - مسلم ' ترمذي ' اور ابن ماجه ميں جو روايت ثوبان هے :

لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ' حتى ياتي امر الله وهم كذلك	هميشه ميري امت ميں ايک جماعت رهے گي جو حق و صداقت کے اعلان ميں فتح ياب هوگي - باطل پرست اسکي مخالفت کرينگے مگر انکي ضرر رساني سے خدا اسکو محفوظ رکهے گا -

ابن ماجه اور نسائي کی بعض روايتوں ميں قتال و جهاد کا بهي لفظ هے ' اور مسلم کي ايک حديث ميں جس کو عقبه بن عامر نے روايت کيا هے ' " قاهرين لعدوهم ' لا يضرهم من خالفهم " بهي آخر ميں زياده هے - يعني وه جماعت حق دشمنان صداقت کيليے اپنے اندر ايک الهي قهر و غلظت رکهے گي ' اور جو لوگ اسکي مخالفت کرينگے ' وه اسے نقصان پهنچانے ميں کامياب نهو سکيں گے -

اسي طرح ايک دوسري مشهور حديث ميں جسکو ابو داود اور حاکم و بيهيقي نے ابو هريره سے روايت کيا هے ' هم کو خبر دي گئي هے که اس دين الهي کے احياء و تجديد کيليے هميشه خدا تعالے مصلحان امت اور مجددان ملت کو بهيجتا رهيگا ' اور وه هر صدي ميں ظاهر هو کر بدعات و محدثات کا استيصال کرينگے :

ان الله تعالى يبعث لهـذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها	الله تعالى اس امت ميں هر صدي کے آغاز ميں ايک مجدد پيدا کريگا ' جو دين اسلام ميں اپنے روح هدايت سے ايک تازگي اور نئي زندگي پيدا کرديگا -

کيا نهيں ديکهتے که يهي نصرت الهي او رآيت غيبي تهي ' جس نے باوجود هيجان طغيان ' و اشتداد فساد ' و شيوع فتن ' و اختلال کار و بار هدايت ' هر زمانے ميں امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي آواز کو حي و قائم رکها ' اور فساد و ضلالت کي کوئي سخت سے سخت قوت ابليسي بهي اس قوت الهيه پر غالب نه آسکي - على الخصوص تاريخ اسلام کي وه گذشته آخري صدياں ' جبکه اسلام کے قديمي مرکزوں کے اختلال ' عربي حکومت کے خاتمے ' امراء و سلاطين کے طامعانه و عيش پرستانه اغراض ' علماے حق کي غربت و قلت ' اور قتل و خون ريزي کي شدت و احاطه نے تمام عالم اسلامي کي حالت موجوده تنزل و انحطاط کے اسباب فراهم کر رهي تهي ' اگر تاريخ پر نظر ڈالي جاے تو پهر بهي اسکے هر دور ميں چند نفوس قدسيه ايسے ضرور ملجاتے هيں ' جنکے سينوں کو خدا نے نور هدايت کيليے کهولديا تها ' اور انکے دلوں کو حق و صداقت کے جمال کا مسکن بناديا تها - آٹهويں صدي هجري ميں جبکه مسلمانوں ميں علم و دين کے تنزل و انحطاط کا بيج بار آور هوچکا تها ' علامهٔ (ابن تيميه) کا پيدا هونا ' اور انکا علاوه علوم و فنون ميں درجهٔ رسوخ و اجتهاد پيدا کرنے کے امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي راه ميں هر طرح کے شدائد و مصائب کا گواره کرنا ' اور اپنے تلامذه و متبعين کي ايک بهت بڑي جماعت پيدا کردينا ' جسميں علامهٔ (ابن قيم) جيسے اشخاص کا پيدا هونا ' کس قدر تعجب انگيز هے ؟

ليکن اس تعجب انگيز ظهور کا اندازه صرف وهي لوگ کر سکتے هيں جنکو مسلمانوں کے اس ذهني اور قلبي انحطاط کا صحيح اندازه هے ' جو چهٹي صدي کے بعد تمام عالم اسلامي پر طاري هو گيا تها اور سد باب اجتهاد نے اذهان و عقول کي ترقي کو اسکے عين عروج و ارتقاء کے وقت هلاک کر ديا تها -

اگر صرف هندوستان هي ميں دعوت حق کي تاريخ پر نظر رکهي جاے تو يه آپکے ليے ايک قريب کي مثل هوگي - تاريخ هند ميں (اکبر) کا عهد اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر هے - سلاطين پرست اور متبعين هواے نفس علما کي دربار پر حکومت تهي ' اور ديندداري اور تقدس کے پردے ميں نفساني تعصبات

اور مفسدانه اغراض کام کر رہے تھے - اخر میں (ملا مبارک) کے خاندان کے دخل سے حالت ضرور بدلي' مگر یه تبدیلي بھي کچھه مفید نه تھي ' کیونکه وہ خود پچھلے مرض کا ایک بے اعتدالانه علاج بالمثل تھا ' لیکن عین اسي زمانے میں حضرت (شیخ احمد سرهندي) کا ظہور ہوتا ہے' جو ایک غیر معروف گوشے میں بیٹھکر لاکھوں دلوں کو اپني صداے رعد آساے حق کا شیفته بنا لیتے ہیں اور احیاے شریعت و تجدید شعار اسلامي اور اعلان حق و امر بالمعروف کیلیے اپنے وجود کو یکسر وقف کر دیتے ہیں - پھر گیارھویں صدي کے اواخر اور بارھویں کے آغاز میں حضرت شاہ (ولي الله) اور انکے خاندان نے امر بالمعروف کي تاریخ میں جو حیرت انگیز خدمات دینیه انجام دي ہیں ' محتاج بیان نہیں - علی الخصوص (شاہ ولي الله) کا وجود قدسي ' جو في الحقیقت اپنے اندر الہام رباني و فیضان الہي اور فطرۃ کامله و اقتباس انوار نبوت کي ایک مستثنی مثال رکھتا تھا - اسي طرح گیارھویں صدي کے اواخر میں قاضي (شوکاني) کا یمن میں ظہور' اور احیاء سنت اور رفع بدعت کیلیے سعي مشکور' احادیث مذکورہ کي پیشین گوئي کیلیے ایک مثال صداقت ہے -

اگر یه تائیدات غیبي اور کاروبار الہي نہیں ہیں' تو پھر یه کیا بات ہے که ہر زمانے میں کچھه لوگ ایسے نظر آتے ہیں ' جو اپنے زمانے کي سوسائٹي میں پرورش پاتے ہیں ' اور بچپن سے لیکر عہد شعور تک انھي خیالات و اعتقادات اور رسم و رواج کو دیکھتے اور سنتے ہیں جنکي فضا انکي چاروں طرف محیط ہوتي ہے - کانوں میں انکے صدا آتي ہے تو باطل پرستي کي' اور آنکھیں دیکھتي ہیں تو ضلالت و فساد کو - لیکن پھر ایک غیبي ہاتھه ہوتا ہے جو انکا بازو تھام کر شاہراہ عام سے الگ ایک راہ پر لیجاتا ہے' اور فیضان ہدایت الہي کي ایک مخفي قوت ہوتي ہے جسکا سرچشمه انکے سینے کے اندر سے ابلنے لگتا ہے - وہ جب زبان کھولتے ہیں تو انکي آواز انکے زمانے کے عام اعتقادات و خیالات سے بالکل متضاد ہوتي ہے ' اور اپنے خاندان ' سوسائٹي ' تعلیم و تربیت ' اور ملکي رسم و رواج سے بالکل الگ ہوکر حق و صداقت کي طرف دنیا کو دعوت دیتي ہے - انسان اپنے تمام خیالات و معتقدات میں خارجي اثرات کا تابع ہے - وہ دنیا میں آتا ہے اور ایک خاص طرح کي تربیت اور سوسائٹي میں نشو و نما پاتا ہے - یہي تربیت اسکے تمام خیالات و معتقدات کي جڑ بن جاتي ہے' اور وہ جو کچھه سمجھتا اور جانتا ہے' یکسر اسکے گرد و پیش کے اثرات کا عکس ہوتا ہے - پس وہ کونسي چیز ہے' جو ایک شخص پر ان تمام اثرات کے خلاف جو اسکو چاروں طرف سے گھیرے ہوے رہتے ہیں' بالکل ایک نئے خیال اور عقیدے کي راہ کھولدیتي ہے - اور وہ باوجود تمام ملک اور زمانے کو اپنا مخالف دیکھنے کے تن تنہا اٹھه کھڑا ہوتا ہے که رسم و رواج ' معتقدات عام ' دولت و ثروت ' اور حکومت و سلطنت کے مقابلے میں حق کي تائید و نصرت کیلیے جہاد کرے ؟

یه کیا نیرنگي ہے که آزر بت تراش کے گھر میں خلیل بت شکن پیدا ہوتا ہے اور پرستاران لات و منات کي سر زمین سے صداے توحید و حق پرستي بلند ہوتي ہے ؟

ان الله فالق الحب والنوى يخرج الحي من الميت ومخرج الميت من الحي' ذلکم الله فانى يؤفکون ؟ (٦ : ٩)	بیشک خدا (هي) ہے جو زمین کے اندر بیج اور دانے کو پھاڑکر اس سے ایک درخت قوي و بلند پیدا کر دیتا ہے - وہي زندے کو مردے سے نکالتا ہے ' اور مردے کو زندے سے پیدا کرتا ہے - یہي عجائب قدرت کے کرشمے دکھلانے والي ذات تمہاري مالک ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو ؟

در حقیقت یه ملکۂ ہدایت اور فطرۃ صحیحه کے (روحاني ارتقاء) کا ایک سلسله ہے ' جس کا اخري درجه مقام نبوت ہے ' مگر اس کي ابتدا صلحاے امت کے مرتبے سے ہوتي ہے - وہ تمام نفوس قدسیه جنکو خدا تعالے ہدایت و ارشاد عالم کیلیے چن لیتا ہے' اگرچه نبي نہیں ہوتے ' مگر اس زنجیر کي ایک کڑي ہوتے ہیں ' جسکي آخري کڑي مرتبۂ نبوت و رسالت ہے - الله تعالے انکے دلوں کو فیضان نبوت سے مستفید ہونے کیلیے کھول دیتا ہے ' اور جس طرح افتاب کي روشني تمام ستاروں کے اجسام کو روشن و منور کردیتي ہے' بالکل اسي طرح انکے قلوب آفتاب نبوت کي ضیا بخشي سے انوار اندوز ہوکر چمک اٹھتے ہیں - اسي ارتقاے انسانیت کے وہ چار مراتب ہیں جنکو قرآن کریم نے بالترتیب اس ایت میں گنایا ہے ' اور انکو خدا تعالے کي تمام نعمتوں اور برکتوں کا مورد و مہبط قرار دیا ہے که :

الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین حسن اولائك رفیقا -

جو لوگ تمام شیطاني طاقتوں سے باغي ہوکر " مقام اطاعت خدا و رسول " کا درجه حاصل کرلیتے ہیں' انکا شمار انھي چار جماعتوں کے متبعین میں ہوجاتا ہے' اور وہ انکے رفیق اور ساتھي بن جاتے ہیں - یہي وجه ہے که وہ ان تمام الہي نعمتوں اور برکتوں کے بھي مستحق ہو جاتے ہیں ' جنکا خدا تعالی نے ان جماعت ہاے اربعه کو مستحق قرار دیا ہے -

---

فہرست

زراعانۂ ہلال احمر

— * —

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۹)

تفصیل چندہ ہلال احمر به سعي و بذریعه جناب شاہ محمد عثمان صاحب و چودھري لطیف الحق صاحب ممبران جلسه اتحادیه موضع لکھان ضلع مونگیر -

موضع لکھان ضلع مونگیر	١٥١	٣	٦
موضع دلیا خورد	١٠٦	١٥	
موضع لچھیر	٢٥	١٠	٩
موضع بڑي دلیا و دندولي	٥٦	١٠	-
موضع سید پور	٢٠	١١	-
موضع ساد پور	٣	٥	-
موضع کٹھري	٣	٢	-
موضع مسجد پور	١٥	١٥	٣
موضع تدري	٥	٥	-
موضع شاها پور و کٹرها	١١	٢	٦
میزان	٤٠٠	-	-
جناب عبد الغفور و محمد نور صاحبان - علیپور پارک - کلکته	١٣	٢	-
میاں بارا شرف و فضل خان زمیندار ضلع چکوال	٣٣	-	-
جناب محمد گل زمیندار	٣٣	-	-
میاں شمس الدین و محمد امین صاحب	٧٣	٥	-
بذریعه مولوي حبیب النبي صاحب (کوایا) کلکته	٣٠	-	-
میزان	٥٩٢	٧	-
سابق	٨٦٢٣	١١	-
میزان کل	٩٢١٦	٢	

[" تمام قسم کي دھلوي و ولایتي اشیاء کیلئے مرزا محمد عزیز بیگ کمیشن ایجنٹ و منیجر شفاخانۂ زمانه - فراشخانه دھلي سے خط و کتابت کریں -]

مقالات

تاریخ عمران عربي کا ایک صفحہ

— * —

دار الخلافہ یا قصر حسني

موجودہ دور میں ، جبکہ جو کچھہ همارے پاس باقي رهگیا ہے، اُسے بھي کھو رہے هیں ، کیا بہتر نہوگا کہ جو کچھہ همیں حاصل تھا ، ایک مرتبہ اسکي یاد پھر تازہ کرلیں ؟

گاہ گاہ باز خواں این دفتر پارینہ را
تازہ خواهي داشتن گر داغهاے سینہ را

ابوبکر خطیب بغدادي (المتوفي سنہ ۴۶۳ هجري) نے ایک نہایت ضخیم و بسیط تاریخ بغداد لکھي ہے ، جو " تاریخ مدینة السلام " کے نام سے مشہور ہے - یہ مسلم ہے کہ اس سے بہتر اور جامع تاریخ بغداد اسکے بعد کوئي نہیں لکھي گئي، اور اگرچہ مصنف نے ضمني مطالب کو جا بجا اس کثرت سے درج کیا ہے اور حدیث و فقہ کے مباحث میں اس قدر دلچسپي لي ہے کہ موضوع کتاب کو اس سے سخت نقصان پہنچا ہے، تاهم وہ تمام ضمني مطالب بھي اسقدر ضروري اور کارآمد هیں کہ انکے لیے بھي مصنف کا شکر گذار ہونا پڑتا ہے -

اس نادر کتاب کا سب سے زیادہ صحیح اور قدیم نسخہ قسطنطنیہ کے کتب خانۂ (مصطفی پاشا کو بیریلي) میں محفوظ ہے، دوسرا کامل نسخہ مکہ معظمہ کے قبۂ محمودیہ کے کتب خانے میں ، اور تیسرا لندن کے برٹش میوزیم میں - اسي آخري نسخہ کے ایک ٹکرے کي نقل ہے ، جس کو سنہ ۱۹۰۴ میں پروفیسر جي - سلیمان - (G. Salmon) نے تصحیح و تہذیب و جمع اختلاف نسخ کے بعد شائع کیا ہے -

الہلال پریس "احیاء آثار و علوم عربیہ" کے سلسلے میں جن قدیم کتابوں کي اشاعت کا انتظام کر رہا ہے، ان میں ایک یہ تاریخ "مدینة السلام" بھي ہے -

اس تاریخ کے مطالعہ سے بغداد کے شش صد سالہ تمدن کے عجیب و غریب مناظر سامنے آجاتے هیں ، اور صدها اسطرح کے تاریخي واقعات هیں ، جنکا عام و متداول تاریخوں میں نام و نشان تک نہیں ملتا -

(المقتدر باللہ عباسي) کے زمانے میں قیصر روم نے بعض معاملات کے انجام دینے کیلئے ایک سفیر بھیجا تھا، جو کئي هفتے تک بغداد میں مقیم رہا، اور دار الخلافہ کے عجائب و نوادر کي سیر کرتا رہا - اس زمانے میں خلیفہ المقتدر کا قیام ایک خاص عمارت میں تھا ، جسکا نام " القصر الحسني " تھا ، اور اسي قصر میں سفیر روم باریاب حضور خلافت ہوا تھا - "تاریخ مدینة السلام" میں، اس قصر کے ساز و سامان اور سفیر روم کي آمد کے نہایت دلچسپ حالات لکھے هیں اور هم چاهتے هیں کہ اسکے ایک مختصر ٹکرے کا ترجمہ آج کي اشاعت میں درج کر دیں -

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں میں " فن روایت " صرف "حدیث" کیلئے مخصوص نہ تھا ، بلکہ قدمائے مورخین واقعات تاریخي کو بھي بسلسلۂ روایت جمع کرتے تھے ، اور یہ منجملہ ان فضائل مخصوصہ کے ہے جس کو تاریخ اسلام تمام دنیا کے تاریخي ذخیرے کے سامنے پیش کر سکتي ہے - تاریخ بغداد میں بھي تمام واقعات بقید روات لکھے گئے هیں اور هر واقعہ کے درج کرنے سے پہلے راویوں کے نام بسلسلۂ روایت درج کردیے هیں - چونکہ انکے نقل کرنے میں تطویل لا حاصل ، اور ترتیب واقعات میں اختلال و خلل کا خوف تھا ، اسلیے ترجمہ میں راویوں کے نام نکالدیے هیں، اور واقعات کو بھي روایات کي ترتیب کي جگہہ واقعات کي ترتیب سے نقل کیا ہے - (اڈیٹر)

وجہ تسمیہ

خاندان برامکہ کے ایک ممتاز اور عالي مرتبہ ممبر (حسن بن سہل) نے نہر (معلي) کے نیچے ساحل دجلہ پر ایک قصر عالیشان تعمیر کرایا تھا - یہ قصر اپنے باني کے نام سے مشہور تھا ، جس کي وفات کے بعد اسکي بیٹي (بوران) (۱) کے قبضہ میں آیا - خاندان عباسیہ کا سولھواں فرمانروا (معتضد باللہ) جب تخت نشین ہوا ، تو اپنے قیامگاہ کے لیے اسکي نظر انتخاب اِس محل پر پڑي، چنانچہ اس نے (بوران بنت حسن) سے اسکے تخلیہ کي فرمایش کي - بوران نے چند روز کي مہلت مانگي جو اسکو ملگئي -

حصول مہلت کے بعد بوران نے عمارت کي درستگي و آراستگي کي طرف توجہ کي - اولاً شکستہ مقامات کي مرمت اور گچکاري کرائي ، اسکے بعد سفیدي پھروائي - اصل عمارت کي درستگي کے بعد اسکي آراستگي شروع کي ، زمین پر نہایت بیش بہا و خوشنما فرش بچھوائے ، دروازوں پر نہایت پر تکلف و گراں قیمت پردے لٹکائے گئے -

آراستگي سے فراغت کے بعد محل کے گوداموں میں وہ تمام اشیا مہیا کي گئیں، جن کي شاهانہ زندگي میں ضرورت هوتي ہے -

جب اس عمارت کو بہمہ وجوہ شاهي قیام کے قابل بنا دیا، تو (معتضد باللہ) کو اطلاع دي اور (معتضد) نے محل کو بہمہ وجوہ آراستہ و مکمل دیکھکر نہایت پسندیدگي ظاہر کي -

یہاں تک جو کچھہ لکھا گیا ہے اسکا ماخذ (هلال بن المحسن) کي روایت ہے، مگر اس روایت کا آخري جزء یعني بوران سے (معتضد) کي تخلیہ محل کي فرمایش اور (بوران) کا (معتضد) کو حوالہ کرنا قابل تسلیم نہیں - اسلیے کہ (بوران) کا سنہ وفات ۲۷۱ هجري ہے، اور (معتضد) سنہ ۲۷۹ ھ میں تخت نشین ہوا ہے -

معتضد سے پہلے معتمد باللہ سنہ ۲۵۶ھ میں تخت نشین ہوا تھا ، بوران اسوقت زندہ تھي ، اسلئے عجب نہیں کہ (بوران) نے (معتمد) کو یہ قصر دیا ہو، اور رواۃ نے غلطي سے (معتمد) کے بدلہ (معتضد) بیان کردیا ہو، بہر نوع اسقدر ضرور صحیح واقعہ ہے کہ یہ قصر در اصل (حسن بن سہل) برمکي کا تھا - اسکي وفات کے بعد (بوران) کے پاس رہا ، اور (بوران) سے خلفاء بني عباس کے پاس آیا -

تعمیرات جدیدہ

(معتضد) نے اس قصر کے گرد و پیش کے قطعات بھي اسمیں شامل کر لیے، اور ایک دیوار اٹھوادي، جس سے نہ صرف یہ تمام قطعات ایک عمارت کے اجزاء معلوم ہونے لگے، بلکہ نہایت مستحکم اور محفوظ ہوگئے -

(معتضد) کے جانشین (مکتفي باللہ) نے جو سنہ ۲۸۹ھ میں تخت نشین ہوا تھا (دجلہ) پر ایک تاج بنوایا جسکے پیچھے چند بیحد بلند و وسیع قبے اور ایوان بھي تعمیر کرائے تھے (مکتفي) کے بعد (مقتدر) سنہ ۲۹۵ھ میں تخت نشین ہوا، مقتدر نے تعمیرات کے ناتمام حصوں کي تکمیل مزید کي، اور بعض نئي عمارتیں بھي از سر نو بنوالیں -

اس تمام اضافہ و توسیع کے بعد دار الخلافۃ کا طول و عرض کیا تھا ؟ اسکا جواب (عضد الدولہ) کے خزانچي (ابو نصر خوشاذہ) کي زبان سے یہ ہے کہ " میں دار الخلافۃ کے اندر و بیروني حصے اور حریم و غیر حریم میں پھرا - میرے اندازے میں دار الخلافۃ شہر (شیراز) کے برابر ہے "

دار الخلافۃ کے بعض قابل ذکر قطعات

دار الخلافۃ نہ صرف اپني وسعت و بلندي کے لحاظ سے دهشت انگیز و حیرت آفرین تھا ، بلکہ اسکے بعض قطعات بھي اس زمانہ کي اعجوبہ طرازي و نادرہ کاري کے بہترین نمونہ تھے - اس

(۱) یہ بوران حسن بن سہل کي وهي لڑکي ہے جس سے مامون الرشید نے عقد کیا تھا ، اور جسکي نسبت اکثر طول طویل حکایت عقد الفرید میں بیان کي گئي ہے - علامہ ابن خلدون نے مقدمۂ تاریخ میں اس حکایت کا مضحکہ اڑایا ہے - (اڈیٹر)

عنوان کے تحت میں گو (دار الشجر)' (الجوسق) اور (حیر الوحش) کے علاوہ (الفردوس) اور (الزج) بھی داخل ھیں' مگر چونکہ مصنف نے ان دونوں قطعات کے متعلق کچھہ بھی نہیں لکھا' اسلیے ھم صرف تین مقدم الذکر مقامات کے حالات لکھتے ھیں -

دار الشجرہ

دار الخلافۃ کے ایک قطعہ میں نہایت صاف پانی کا ایک وسیع و مستدیر حوض تھا - وسط حوض میں ایک نقرئی درخت تھا' جسکا وزن پانچ کرور درھم تھا' اس درخت کی ۱۸ شاخیں تھیں - بعض شاخیں نقرئی اور بعض پر طلائی ملمع تھا' یہ شاخیں بہت طویل تھیں - جب ھوا چلتی تھی' تو یہ شاخیں اصلی شاخوں کی طرح جھومتی تھیں - انکے پتے مختلف رنگ کے تھے' جو ھوا سے اصلی پتوں کی طرح ھلتے تھے' ان شاخوں پر ھر نوع کے نقرئی و طلائی طیور بٹھائے گئے تھے' جو نہایت شیرینی کے ساتھہ نغمہ سنجیاں کرتے تھے' حوض کے داھنے و بائیں جانب اسپ سواروں کے ۱۵ سنگی بت تھے' سواروں کی پوشاکیں دیبا و حریر وغیرہ گراں بہا کپڑوں کی تھیں' ھر سوار کے ھاتھہ میں ایک ایک نیزہ تھا' یہ تمام سوار اسطرح متحرک تھے کہ معلوم ھوتا تھا گویا انمیں سے ھر ایک سوار دوسرے پر حملہ کرنا چاھتا ھے -

یہ مکان دار الشجرہ کہلاتا تھا' اور عجیب و غریب مشینوں اور علم منجنیق کے رموز و اسرار سے ایک حیرت انگیز طلسم تھا -

الجوسق

یہ ایک محل کا نام ھے' جو چند باغوں کے درمیان میں بنایا گیا تھا - وسط محل میں رانگے کا ایک حوض تھا - یہ حوض ایک جانب سے تیس ھاتھہ اور دوسری جانب سے بیس ھاتھہ لنبا تھا - اسکے گرد رانگے کی ایک نہر بھی تھی' جو صفائی اور سفیدی میں جلا کی ھوئی چاندی سے بھی زیادہ درخشاں و خوشنما معلوم ھوتی تھی - حوض میں چار طیارات تھیں (طیارہ ایک خاص قسم کی کشتی کو کہتے تھے) ان کشتیونکی نشستگاھیں طلائی تھیں' جن پر کار چوبی اور حاشیہ دار دیبقی کپڑا منڈھا ھوا تھا' اور ان پر کار چوبی پارچہ دیبقی کی چادریں پڑی رھتی تھیں -

حوض کے گرد ایک وسیع باغ تھا' جسمیں ایک روایت کے بموجب ۴ سو کھجور کے درخت تھے - ھر درخت پچاس ھاتھہ لمبا تھا' ان درختوں کے تنوں پر منقش ساگون کے پترے ھر چہار طرف سے جڑے ھوے تھے' اور انکے تنے طلائی ملمع کار حلقوں سے آراستہ کیے گئے تھے - باغ کے کناروں پر ترنج' دستنبو' و منقع وغیرہ درختوں کی قطاریں باغ رضواں کا دھوکا دیتی تھیں -

حیر الوحش

" حیر " کے معنی باغ کے ھیں' اور وحش سے مقصود حیوانات ھیں - یہ قطعہ در اصل آجکل کی اصطلاح کے مطابق باغ حیوانات تھا - اسمیں مختلف قسم کے جنگلی جانور رکھے گئے تھے' اور وہ اس قدر انسانوں سے مانوس ھوگئے تھے کہ آدمیوں کے پاس آکے انکے جسم سونگھتے تھے (جیساکہ پالو جانور اکثر کرتے ھیں)' اور انکے ھاتھہ سے چیزیں لیکے کھاتے تھے -

شاہ روم کا سفیر اور آرائش قصر

سنہ ۳۰۵ میں شاہ روم نے (مقتدر باللہ) کے پاس اپنا سفیر بھیجا - یہ سفیر جب (تکریت) پہنچا' تو (مقتدر) نے حکم دیا کہ دو ماہ تک اسکو (تکریت) میں رکھا جائے - وھاں سے جب (بغداد) آیا' تو (دار صاعد) میں اتارا گیا - یہاں سفیر نے دو ماہ تک انتظار کیا' مگر بارگاہ خلافت میں حاضر ھونے کی اجازت نہیں ملی - اس عرصہ میں قصر کی آرایش نہایت اھتمام کے ساتھہ گراں بہا و خوشنما آلات' فرش' اور پردوں سے کی گئی - پارچہاے انماطی' دیبقی' و طبری کے ۱۲ ھزار فرش بچھائے گئے - ۳۸ ھزار پردے پارچہاے ارمنی' واسطی' بہنسی' دیبقی مطرز کے لٹکائے گئے - ان ۳۸ ھزار پردوں میں سے ۱۲ ھزار پردے پارچہ دیبقی کے تھے' جن پر گھوڑے' ھاتھی' اونٹ' اور دیگر جانوروں کی تصویریں منقش تھیں -

سفیر کی فرودگاہ (دار صاعد) سے لیکے دار الخلافہ کے پھاٹک تک ایک لاکھہ ساٹھہ ھزار سوار اور پیادوں کی دو رویہ صفیں کھڑی کی گئی تھیں - سواروں کی پوشاکیں نہایت قیمتی' گھوڑے نہایت عمدہ' زینیں نقرئی و طلائی تھیں - سواروں کے ھمراہ کوتل گھوڑے بھی تھے -

بازار شرقی کی تمام دوکانیں' کوٹھے' حتی کہ چھتیں اور چھجے تک تماشائیوں نے بہت زیادہ کرایہ پر لیے تھے -

بازار مذکور کے یمین و یسار کے مکانات اور خود بازار تماشائیوں سے بھرا ھوا تھا -

اصناف کشتی میں سے شذاوات' طیارات' زلا زلات' اور سمریات دجلہ میں باھمہ آرایش و سامان کھڑی تھیں - دار الخلافہ کے پھاٹک سے لیکے پیشگاہ خلافت تک حجرئی غلام اور دارنی و بیرانی خدام لباس فاخرہ پہنے' زرین پٹکے باندھے' اور ھاتھوں میں ننگی تلواریں لیے سرو قد کھڑے کیے گئے تھے -

تمام حاجب و دیگر خدام اپنے اپنے منصب کے موافق گذرگاھوں اور نشست گاھوں میں حاضر تھے -

آرایش کے بہمہ وجوہ مکمل ھونے کے بعد سفیر کو حاضر ھونے کی اجازت دی گئی -

سفیر اپنی فرودگاہ (دار صاعد) سے مع اپنے تمام جلوس کے دو رویہ صفوں سے ھوتا ھوا دار الخلافہ کی طرف روانہ ھوا - راستہ میں نصر قشوری الحاجب کا مکان ملا' جو خلیفہ کی ڈیوڑھی کا دربان تھا - لیکن مکان کی آراستگی اور اشخاص کی صف بستگی کو دیکھکے وہ سمجھا کہ شاید دار الخلافہ یہی ھے - منظر مکان کی عظمت اور خیال دار الخلافہ کی ھیبت اس پر چھاگئی' اور وہ مرعوب ھوکر رک گیا' لیکن پھر اسکو بتا دیا گیا کہ یہ دار الخلافہ نہیں ھے' بلکہ دار الحاجب ھے - سفیر آگے بڑھا - تھوڑی دور کے بعد وزیر السلطنت کا مکان ملا - یہ مکان (ابو الحسن علی بن محمد الفرات) کی صرف مردانہ نشست گاہ تھی - یہاں جب سفیر نے حاجب کے مکان سے زیادہ شکوہ و احتشام دیکھا' تو اسکو یقین ھوگیا کہ یہی دار الخلافہ ھے - مگر یہاں بھی اسے بتایا گیا کہ یہ دار الخلافہ نہیں' بلکہ دار الوزیر ھے -

(دجلہ) اور باغ کے بیچ میں ایک نشستگاہ تھی' جو عمدہ عمدہ پردوں اور چیدہ چیدہ فرشوں سے آراستہ تھی - چند دست (تخت یا اسکے مانند کوئی شے) نصب تھے' جنکے ھر چہار طرف غلام عصا اور تلواریں لیے کھڑے تھے - سفیر اس نشستگاہ میں گیا' اسکے بعد تمام قصر کی سیر کرائی گئی' پھر پیشگاہ خلافت میں باریاب ھونے کیلئے حاضر ھوا -

یہ تفصیل ایک روایت کے مطابق ھے - دوسری روایت سے جو اس روایت سے طویل' مفصل' اور کسیقدر مختلف ھے' یہ معلوم ھوتا ھے کہ سفیر جب دار الخلافہ تک پہنچ گیا تو ایک تہ خانہ میں داخل کیا گیا' جہاں سے وہ بارگاہ خلافت میں حاضر کیا گیا - سفیر نے شاہ روم کا پیغام عرض کیا' اور اسکے بعد

اسکو تمام قصر کي سیر کرائي گئي - سیر قصر کي کیفیت کے متعلق چند روایتوں کے جمع کرنے سے معلوم هوتا هے که جسوقت سفیر داخل هوا هے ' قصر میں فوج کا ایک سپاهي بهي نه تها - صرف حجّاب اور مختلف النسل خدام تیے جن کي تفصیل یه هے

خدام سفید	۴ هزار	حجاب	۷ سو
خدام سیاه	۳ هزار	حبشي غلام	۴ هزار

یه تمام اشخـــاص چهتوں پر کهڑے کیے گئے تیے - سفیر عام پهاٹک سے داخل هو کے (خان خیل) کي طرف چلا - (خان خیل) ایک بهت بڑا مکان تها ' جسمیں بکثرت رواق اور سنگ مرمر کے ستون تیے - دهنے جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تیے ' جن پر پانچ سو طلائي و نقرئي زینین کسی هوئي تهیں ' اسي طرح بائیں جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تیے ' جن پر دیبا کي جهولیں اور لمبے لمبے برقعے پڑے هوے تیے ' اور ان تمام گهوڑوں کي باگیں لباس فاخره پهنے هوے سائیسوں کے هاتهوں میں تهیں -

یهاں سے درمیان کی دهلیزوں اور گزرگاهوں سے هوتے هوے سفیر کو (حیر الوحش) میں لیگئے - (حیر الوحش) سے اسکو ایک اور مکان میں لیگئے ' جهاں چار هاتهي کهڑے تیے ' یه هاتهي دیبا کي جهولوں اور گلکاري سے آراستـه کیے گئے تیے - سفیر ان مقامات کو نهایت متحیر هو هوکے دیکهتا تها ' اور ادنے ادنے باتوں کو متعجبانه پوچهتا تها - اس مکان سے اسکو ایک اور مکان میں لیگئے جهاں ایک سو شیر تیے ' ۵۰ داهنے جانب ' اور ۵۰ بائیں جانب - ان شیروں میں سے هر شیر کا هاتهه چند اور شیروں کے هاتهه میں تها ' اور شیروں کي گردنوں میں زنجیریں اور طوق پڑے تیے - اس مکان سے اسکو (الجوسق) میں لیگئے - (الجوسق) سے دار (الشجره) میں - (دارالشجره) سے (الفردوس) میں لیگیے ' جو بیشمار آلات و فروش سے آراسته تها -

(الفردوس) کي دهلیز میں دس هزار طلا کار درعیں آویزاں تهیں - یهاں سے اسکو ایک ایسے راسته میں لیگئے جو ۳ سو هاتهه لمبا تها اور اس کے هر دو جانب دس هزار درقه ' خود ' بیقـــه ' زردیه ' مرصع ترکش ' اور کمانیں آویزاں تهیں ' اور ایک هزار گورے اور حبشي غلام چپ و راست کهڑے تیے - ۲۳ محلوں کي سیر کرنے کے بعد سفیر کو (صحن التسعیني) میں لیگئے - (صحن التسعیني) میں حجري غلام لباس فاخره پهنے اور پورے طور پر مسلح کهڑے تیے ' اور انکے اسلحه میں برچهے ' تبر ' عصا ' اور تلواریں تهیں - سفیر کو مع اپنے جلوس کے صحن التسعیني سے (دار السلام) میں لیگئے ' جهاں اکثرت سے سسلي کے غلام دوڑ دوڑ کے برف کا پاني اور شربت وغیره لوگوں کو پلا رهے تیے -

اس سیر کي طول مسافت کا اندازه اس سے هو سکتا هے ' که یه لوگ سات مقام پر اس عرصه میں استراحت کی غرض سے بیٹھے اور اتنے هي بار پاني پیا - ابو عمر عدي الطرطوشي صاحب السلطان اور رئیس بلاد شام ایک سیاه عباء پهنے اور سیف و منطقه زیب کمر کیے ' تمام سیر میں انکے همراه تیے -

پیـــشـــگاه خـــلافت

جب سفیر روم قصر خلافت کي سیر کرچکا ' تو حریم خلافت سے طلبي کا پیغام پهنچا -

(خلیفه المقتدر بالله) کے دیوان خاص کي عمارت (قصر حسنی) کا وه ذرا تها ' جو عین دجله کے کنارے واقع تها اور (التاج) کے نام سے مشهور تها - سفیر جب باریاب حضوري هوا تو اس نے دیکها که آبنوس کے ایک تخت پر خلیفهٔ عباسي متمکن هے ' اور دبیق کا ایک زرافشان حلّه پهنے هوے هے ' جسپر طلائي بیل بوٹوں کے بنانے میں صناع نے حیرت انگیز انساني کمال ظاهر کیا هے - تخت بهي دبیقي مطرز و مذهب فرش سے مفروش هے ' اور اسکے سروں کے دونوں جانب لعل و زمرد کے دو بڑے بڑے هار آویزاں هیں ' جنکي چمک اور درخشاني سے تمام گرد و پیش منور هو رها هے -

خلیفه کے سامنے اسکے پانچ شاهزادے بیٹھے تیے ' تین دهني جانب اور دو بائیں طرف -

سفیر روم کے ساتهه (نصر القشوري) به حیثیت مترجم کے موجود تیے - سفیر جب تخت کے قریب پهنچا تو اس نے سینے پر هاتهه رکها اور تعظیم کے اظهار کیلئے سر جهکا دیا - پهر مترجم سے کها که " اگر تمهارے یهاں سجده کرنا ممنوع نهوتا تو میں سجده کرتا ' لیکن میں اس طریق سے کورنش بجالایا هوں جو همارے یهاں کے اداب و رسوم کا شعار هے "

اسکے بعد خلیفه کے طرف سے قیصر روم کے خط کا جواب دیا گیا ' جسکو سفیر نے لیکر چوما ' انکهوں سے لگایا ' اور (باب دجله) کے طرف سے اپني فرودگاه کي طرف روانه هو گیا -

خلیفه کي طرف سے سفیر روم کیلئے پچاس کشتیاں عطایاے شاهانیه کي پیشتر سے پهنچ چکي تهیں - اسکا اندازه مشکل هے که ان میں سے هر کشتي کے اندر دنیا کي کس قدر دولت موجود تهي ؟ اور جس خزانے سے آئي تهي ' اسکے اندر زر و جواهر کے کیسے عظیم الشان سمندر بند تیے ؟ یه واقعه سنه ۳۰۵ هجري کا هے -

---

خـــون نـــاحـــق

— * —

یورپ کی اقوام اسلام اور مسلمانوں کو صفحهٔ دهر سے مٹانیکے لئے دوستي کے پرده میں خفیه سازشیں کر رهي هیں - اگر آپ اس سربسته راز کا پورا پورا انکشاف چاهتے هوں تو کتاب **خون ناحق** کا مطالعه کیجئے - جسمیں سواحل طرابلس پر اٹلي کے خونین کارناموں کو ایسي دل هلادینے والي صورت میں پیش کیا گیا هے جسے ایک نظر دیکهتے هي یورپ کی چالوں کي بهول بهلیاں میں پهنچکر انسان محو حیرت هو جاتا هے - **خان بهادر لسان العصر مولانا سید اکبر حسین صاحب جج اله بادي** مد ظله فرماتے هیں " خون ناحق بهت عمده مجموعه مضامین کا هے - اس سے ظاهر هوتا هے که دنیا میں اس جنگ کی نسبت کیا خیالات تیے - اور مسلمانوں کے دلوں پر کیا گذرتي تهي - نه یه زمانه ره جائیگا نه یه لوگ ره جائینگے لیکن هسٹري کے ورق حالات گذشته کا آئینه رهینگے " اور بهت سے بزرگوں اور سیکڑوں اخباروں نے تعریفیں کي هیں - لکهائي چهپائي میں بقول **فاضل اڈیٹر الهـلال** آجکل کي بهتر سے بهتر مطبوعات بهي اسکا مقابله نهیں کرسکتیں ' تقطیع ۲۰ - ۳۰ کلاں - ضخامت ۱۲۰ صفحے - قیمت مجلد ایک روپیه چار آنه غیر مجلد ایک روپیه - ملنے کا پته :—

محمد انوار هاشمي - مدیر مکتبه قادریه

لال کورتي - میرٹهه

•

عربی

فارسی و اردو کی

اعلیٰ ترین چهپائی کیلیے

[illegible]

مراسلات

الهلال روزانه

— * —

متعنا الله بطول بقائكم

بجناب مولانا المحترم ذو المجد و الكرم السلام عليكم ورحمة الله و بركاته - اخبار الهلال كي روزانه اشاعت كے باب میں ابو الاعجاز صاحب عرشي کي اس تجویز سے همیں کسیقدر اختلاف هے که " الهلال هفته وار روزانه کر دیا جاے اور بجاے هفته وار کے صوري و معنوي خصوصیات کے ساتهه چار پانچ جزو کي ضخامت میں رساله البیان ماهوار شائع کیا جاے " هفته وار الهلال جس آب و تاب اور جن خوبیوں کي بدولت اپنے همعصر اخبارات میں درجه اختصاص حاصل کئے هوے هے ' وه محض آپ کي محنت شاقه اور جگر کاري کا نتیجه هے ایک هفته کي لگاتار محنت کے بعد اخبار الهلال پبلک کي مشتاق نظروں اور قدردان هاتهوں میں دکهائي دیتا هے اور پهر جس جوش و خروش کے ساتهه اوسکا خیرمقدم کیاجاتا هے وه محتاج بیان نہیں تاهم آپ کوهمیشه عدیم الفرصتي کا عذر رها - اگر الهلال روزانه شائع هوا کرےگا تو عدیم الفرصتي اور عجلت میں ان ساري خوبیوں کے یکقلم موقوف هوجانیکا اندیشه هے جنکي پبلک قدرداں هے مجبوراً صفحات الهلال کے پُرکرنے کیلیے انگریزي عربي اخبارات کے اقتباسات اور بسا اوقات پوري پوری عبارات کي نقل کرني پڑیگي جس سے پبلک کي کرر بدگي اور اخبار بیني کے مذاق میں جو خدا خدا کرکے اب پیدا هوچلا هے - یک گونه بدمزگي پیدا هوجائیگي اور ممکن هے که الهلال اسوقت جن خوبیوں سے فلک عز و افتخار پر چمک رها هے روزانه اشاعت سے اوسکي ضیاء ماند پڑجاے اور پهر کثرت کارکي تکان آپکي صحت پر مضر اثر ڈالے -

الهلال کے روزانه اشاعت سے مقصود معاربۂ روم و بلقان کي تازه خبریں ناظرین کے سامنے پیش کرنا ' اور حتی الوسع صحیح خبروں سے ناظرین کو آگاه کرنا هے تاکه غلط اور غیر صحیح خبروں سے ناظرین کو نعل در آتش رهنے کا موقع نرهے لیکن دیگر اخبارات ان فرائض کے ادا کرنے سے غافل نہیں هیں پهر جس امر کي نسبت اور اخبارات سرگرم و ساعي هیں انکو انهي کیلیے چهوڑ دینا بهتر هے - ترقي و بیداري کي روح پهونکنے کا مهتم بالشان ذمه آپ نے اپنے سر لیا هے اور اس عظیم الشان ذمه داري کو عرصه قلیل میں جس خوش اسلوبي و کامیابي کے ساتهه آپ نے انجام دیا هے اوسکا ایک زمانه مداح و معترف هے پس آپکے لیے اصلي میدان کار یهي هے - بنظر حالات متذکره هم مناسب نہیں جانتے که الهلال کي روزانه اشاعت سے اوسکي قدرداني میں کمي پیدا هو لهذا هفته وار الهلال بدستور جاري و شائع هوتا رهے البته ماهوار البیان شائع کرنا مناسب حال سمجها جاے تو همیں اوسمیں عذر نہیں - اظهار راے میں کوئي غلطي سرزد هوئي هو تو معاف فرمائیگا -

محمد احمد الله (حیدر اباد)

فکاهات

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

— * —

تهي سفارت کي جو تجویز بظاهر موزوں * اهل مجلس بهي بظاهر نظر آتے تهے خموش
دفعةً دایرۂ صدر سے اُٹها اک شخص * جسکي آزادئي تقریر تهي غارتگر هوش
اسنے اس زور سے تجویز په کي رد و قدح * چونک اوٹهے وه بهي جو بیٹهے هوے تهے پنبه بگوش
اهل مجلس نے جو بدلا هوا دیکها انداز * ڈر هوا یه که کہیں اور نه بڑه جائے یه جوش
صدر محفل نے بلا کر اسے آهسته کها * که " تو هم شامل وفدستي و این مایه مجوش "
بادۂ جام سفارت مئی مرد افگن تها * ایک هي جرعه میں وه شیر جري تها مدهوش
اب نه وه طرز سخن تها ' نه وه آزادي راے * نه وه هنگامه طرازي تهي نه وه جوش و خروش
جسکي تقریر سے گونج اُٹها تها اجلاس کا هال * اب وه اک پیکر تصویر تها بالکل خاموش
سخت حیرت تهي ' که اِک ذرۂ خاکستر تها * وه شراره ' جو ابهي برق سے تها دوش به دوش
دیکهتے هیں تو حرارت کا کہیں نام نہیں * هو گیا شعلهٔ سوزنده بهڑک کر خس پوش
اهل ثروت سے یه کهدو که مبارک هو تمهیں * لله الحمد ابهي ملک میں هیں راے فروش

(کشاف)

عرضداشت

— * —

مسلمانوں اور سلطان المعظم خلد الله ملکه کے تعلقات کي تفصیل چنداں ضروري نہیں - صرف اتنا کهدینا کافي هے که وه خادم حرمین شریفین هیں اور هم لوگ ارنکو اپنا خلیفه سمجهتے هیں - برسوں سے جو مظالم دول یورپ سلطنت عثمانیه پر کررهے هیں ' ازسے هم بے خبر نہیں - ان مظالم کا سلسله موقوف اسوقت تک

نہیں ہوا ہے' بلکہ روز افزوں ترقی دیجا رہی ہے - جنگ طرابلس اور جنگ متحدہ ریاستہاے بلقان نے بتني کار دول کو ہمنے اچھی طرح پہچان لیا ہے مگر اسوقت ہمکو اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اگر آیندہ کوئی موقعہ پیش آیا تو ان شاء اللہ تفصیل سے بحث کرینگے - تازہ اخبارات سے مظالم بلغاریا کی جو تفصیل ہم تک پہنچی ہے' اوسکی فہرست نہایت طول طویل ہے - مختصراً یہ ہے کہ بلغاریا کے سپاہیوں نے مسلمانوں کے گھروں میں گھسکر نا کتخدا لڑکیوں اور عورتوں کو نہایت بیرحمی سے بے عصمت کیا اور مساجد کے ساتھہ طرح طرح کی بے ادبیاں کیں - کیا دنیا کا کوئی انسان جسکی عزت کے ساتھہ یہ برتاو کیا جاے اپنی حد پر قائم رہسکتا ہے ؟ ہر انصاف پسند طینت اسکا جواب یہی دیگی کہ " ہرگز نہیں " - قطع نظر اسکے کیا دنیا کی کوئی قوم اپنی عبادت گاہوں کی بے حرمتی دیکھنا گوارہ کر سکتی ہے ؟ اگر نہیں کرسکتی تو پھر کیا یہہ واقعہ اسلامی دنیا کے لئے ایسا نہیں ہے کہ اسلام کے بچہ بچہ کو اسپر آمادہ کردے کہ وہ وحدانیت کی قسم کھاکر اسکا بیڑہ اوٹھا لے کہ اون ملعونوں کو واصل جہنم کرکے اونکی قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹادیگا ؟ اور یہ نہوسکا تو وہ خود اس عالم سے ناپید ہو جاویگا تاکہ پھر کبھی ایسے جانگداز اور روح فرسا واقعات اوسکے کانوں تک نہ پہونچیں ؟

اسلام دنیا میں اسلیے بھیجا گیا تھا کہ وہ دنیا کو آزادی' اخوت اور مساوات کی تعلیم دے - اسکے تمام پیرو آزاد اور بالکل آزاد ہوں - چنانچہ مسلمانوں کی تاریخیں اس قسم کے صدہا واقعات سے لبریز ہیں - لیکن آہ ! ہم یہ کیا دیکھتے ہیں کہ آجکل تمام قوموں سے زیادہ مسلمانوں کی گردنوں میں غلامی کے طوق پڑے ہیں - مگر ہم کیا کہتے ہیں ؟ کیا یہ طوق بگلو مسلمان مسلمان ہیں ؟ کیا اسلام اور غلامی ایک ساتھہ جمع ہو سکتی ہے ؟ کیا جس قوم کے غلام آزاد ہوے ہوں اسکے آزاد غلام ہو سکتے ہیں ؟ کیا جو شخص اسلام کا مقدس " فرض حریت " نہ بجا لائے وہ مسلمان ہوسکتا ہے ؟

یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ مسلمان اج تک تاج برطانیہ کے وفادار رہے ہیں بلکہ خود گورنمنٹ نے بھی غالباً یہی تصفیہ کر لیا ہوگا کہ مسلمان ایک قوم ہے جو ہمیشہ وفاداری کا عہد نباہ سکتی ہے لہذا ہم لوگ اس ادب اور تعظیم کے ساتھہ جو ایک وفادار رعایا کو اپنی گورنمنٹ کے ساتھہ ظاہر کرنا چاہیے' ملتمس ہیں کہ ہماری عرضداشت دو صورتوں میں سے جس ایک صورت کو پسند فرمایا جاے منظور ہو :

(۱) بلغاریا سے اسکے تمام تہذیب سوز اور وحشیانہ افعال کی پوری سختی اور قوت کے ساتھہ باز پرس کی جاے اور قانون و تہذیب کے خلاف جو حرکتیں اس سے اور اسکی سپاہ سے سرزد ہوئی ہیں اور جنکی وجہ سے انکی لاکھہ مسلمانوں کو طرح طرح کے جگر سوز اور روح فرسا مصیبتیں گوارا کرنی پڑیں اور ہزارہا مسلمانان بلغاریا اپنی عزت و ناموس سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوے - اسکو تمام دول یورپ کے سامنے پیش کرے -

(۲) یا پھر یہ کہ گورنمنٹ بعد جانبداری کو دلامی طاق رکھکر ہمکو ہمارے ارادے پورا کرنے کے لئے آزاد کردے - اول صورت کے لئے ہمیں یقین ہے کہ ہماری سلطنت کے وزیر خارجیہ کا صاف الفاظ میں یہہ جواب ہوگا کہ گورنمنٹ برطانیہ بوجہ عدم جانبداری کے ایسا کرنے سے معذور ہے - اگرچہ ہمارے پاس اسکے کافی دلائل موجود ہیں کہ گورنمنٹ ایسا کر سکتی ہے' مگر ہمکو اسپر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں - پس غالباً ہماری گورنمنٹ کو ہماری عرضداشت کی دوسری صورت منظور کر لینے میں کوئی تامل نہ ہوگا - کیونکہ زیادہ سے زیادہ اس صورت کے لئے گورنمنٹ کہہ سکتی ہے کہ عدم واقفیت فن سپہ گری سے خطرۂ جان ہے - ہمارے پاس اسکا کافی جواب موجود ہے کہ ہم اس سے ناواقف نہیں ہیں مگر کلمہ توحید جسکی تعظیم کا اثر ہر مسلمان کے رگ رگ میں ہے' میدان سپہ گری میں جوہر دکھانے کے لئے تمام نقصوں کا کامل علاج ہے -

بالفرض اگر یہی مان لیا جاے کہ جان کا خطرہ ہے بلکہ خطرہ نہیں جان کا جانا متصور ہے تو بھی مسلمانوں کے عقیدے کے موافق دنیا ایک عارضی چیز ہے' بمقابلہ اوسکے اخرت مستقل ہے - علاوہ اسکے یہ بھی عقیدہ ہے کہ چاہے کسی قوم کی جانیں اونکے ہاتھہ میں ہوں مگر مسلمانوں کی جانیں اونکے مالک حقیقی کے ہاتھہ میں ہیں جنکو قبل از وقت کوئی بھی نہیں لے سکتا - اگر مسلمانوں کا وقت آگیا ہے تو سبحان اللہ ! اس سے بہتر موت اونکے لئے نہیں ہو سکتی جسمیں اونکو درجہ شہادت حاصل ہوگا -

یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کے مٹجانے سے سلطنت برطانیہ کی ایک ایسی قوم جو اپنے مذہب اور اپنے تاریخی روایات کے برعکس غلامی اور محکومی کیلیے سب سے زیادہ موزوں قوم ہے' مٹجائے گی' مگر اس کا افسوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انگریزی قوم اپنے آپ کو آزادی کا علم بردار کہتی ہے' اور تجربہ شاہد ہے کہ وہ صدیوں کی مغلوب قوموں کو آزادی کے لیے جد جہد کرنا سکھا چکی ہے پس مسلمانوں کی قوم جنکی سلطنت کو گئے ہوئے پوری ایک صدی بھی نہیں گذری ہے اور جسکی دنیا میں ابھی اور سلطنتیں باقی ہے' کیوں اپنی گم گشتہ ازادی کیلیے اب ایک آخری حرکت مذبوحی سے باز رہے ؟

[یہ مراسلت ایک اسلامی انجمن کی جانب سے پچھلے مہینے ہمارے پاس پہونچی تھی جسکے آخر میں اسکے ممبروں کے دستخط تھے - ہم نے اس خیال سے شائع نہیں کیا تھا کہ اس قسم کے خیالات کے اظہار سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں - درخواستیں اور عرضداشتیں کبھی بھی کسی قوم کے مصائب کا علاج نہیں ہوتی ہیں - لیکن اب شائع کردیتے ہیں کہ کم از کم مسلمانوں کے خیالات اصلی کا تو اعلان ہے - الہلال]

ترکی کا وزیــــر خارجیــہ

ترکی کی وزارت خارجیہ پر ایک ارمنی نسل کا مسیحی متمکن ہے جسکا نام نورو دنگیان افندی ہے - غور کرو' وزارت خارجہ کا عہدہ جلیلہ کیسا ذمہ داری کا عہدہ ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالک وزیر خارجہ ہوتا ہے - بعض رموز سلطنت ایسے ہوتے ہیں جن کو اجانب و اغیار سے پردۂ خفا میں رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے - اسی بنا پر ایک اسلامی سلطنت کا وزیر خارجہ مسلمان ہونا چاہئے لیکن ترکی کو اس کا مطلق احساس نہیں - یورپ کی مسیحی اقوام اسلام کے قلع و قمع پر تلی ہوئی ہیں اور وہ ہر وقت اسی دھن میں رہتی ہیں کہ بس چلے تو آل عثمان کو یورپ سے جلا وطن کردیں' لیکن سلطنت عثمانیہ ایسی بھولی بھالی ہے کہ انہی مخالفین و معاندین اسلام کے ایک فرد کو وزارت خارجہ جیسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز فرمانے سے دریغ نہیں کرتی - * م *

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

قرآن مجید نے نہایت توضیح و تاکید سے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے سوا کسی غیر کو اپنا رازدار دوست نہ بنائیں کقولہ تعالی :

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم' قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی

مسلمانو ! اپنے لوگوں کو چھوڑکر مخالفین میں سے کسی کو اپنا رازدار اور دوست نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کچھہ اُٹھا رکھنا نہیں چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے - دشمنی تو ان کی باتوں سے ظاہر ہو ہی چکی ہے اور غیظ و غضب جو ان کے دلوں میں بھرے

شئون عثمانیہ

صدورهم اکبر قد بینّا لکم الایات ان کنتم تعقلون	ہیں وہ اس سے بھی کہیں بڑھکر ہیں - ہم نے تمکو پتے کی باتیں بتادی ہیں اگر تمہارے پاس عقل معاملہ فہم ہے تو تمہارے کام آئیگا -

قران مجید اپنا کوئی حکم بجبر نہیں منواتا بلکہ جمیع احکام و ہدایات کے ساتھہ اُن کے دلائل و براہین بھی بیان فرمادیتا ہے - اس حکم میں بھی اس امر کی فروگذاشت نہیں کی گئی اور اس سے بعد کی آیات میں بتلادیا کہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں :

ها انتم اولاء تحبونهم ولایحبونکم وتومنون بالکتاب کله و اذا لقوکم قالوا آمنا و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنة تسوهم و ان تصبکم سیئة یفرحوا بها و ان تصبروا وتتقوا لایضرکم کیدهم شیئاً ان اللہ بما یعملون محیط	سنو جی ! تم کچھہ ایسے سیدھے سبھاؤ کے لوگ ہو کہ تم تو ان سے دوستی رکھتے ہو اور وہ تم سے مطلق دوستی نہیں رکھتے اور تم خدا کی ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہارے قرآن کے منکر ہیں اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصہ کے تم پر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں اے پیغمبر اِن لوگوں سے کہو کہ اپنے غصہ میں جل مرو جو بغض ہماری طرف سے تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے مسلمانو! اگر تم کو کوئی فائدہ پہنچے تو اِن کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی گزند پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم ان ایذاؤں سے پرہیز کرو اور انتقام میں زیادتی سے بچے رہو تو اطمینان رکھو کہ اِن کے فریب سے تمہارا کچھہ بھی نہیں بگڑے گا - کیونکہ جو کچھہ یہ کہہ رہے ہیں اس کا دفعیہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے -

کیا ایک غیر مسلم کو وزیر خارجہ مقرر کرنے سے ترکی نے احکام قرآنی کی صریح مخالفت نہیں کی ؟ اصل یہہ ہے کہ قرآن کی پیروی سے گدریے عالم کے سلطان اور قیصر و کسری کی سلطنتوں کے مالک بن گئے تھے - اب قرآن کو پس پشت پھینکنے سے حاصل کی ہوئی سلطنتیں کھو رہے ہیں - فاعتبروا یا اولی الابصار -

(نور الدین از گوجرانوالہ)

جنگ بلقان و دول یورپ

+:•:+

تاریخ جنگ پر ایک اجمالی نظر اور یورپ کے سیاسی تعلقات موجودہ

گو یورپ کا عام ادب' حفظ حقوق ' اعانت مظلوم' وفاء عہد ' اور نصفت پروری کے ادعا سے لبریز ہے' مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ جذبۂ کشورستانی و حکمرانی کا اس درجہ حلقہ بگوش ہے کہ اسکی فرمانبری کے لیے ہر قسم کی اخلاقی قربانیوں کے لیے بے دریغ تیار ہوجاتا ہے -

نقص عہد' غصب حقوق' اور زبردست آزاری خواہ کتنی مذموم کیوں نہو' لیکن اگر اسکے ذریعہ سے توسیع ملک میں مدد ملسکتی ہے تو اسکے استعمال میں اسکو ذرا بھی تامل نہیں - ممکن ہے کہ سطح بیں نظریں ان حرکات کو اسکی کامیابی و سرسبزی کا ذریعہ سمجھتی ہوں مگر ارباب نظر کو اس امر کے اعتراف سے کسی طرح گریز نہیں ہو سکتا کہ اسکی اس حرص پروری و طمعرانی ہی میں یقیناً اسکی آیندہ تباہی مضمر ہے -

جنگ طرابلس سے مسیحی دول کی باہم ساز و باز مصالح پرستی ' اور حق کشی منظر عام پر آگئی تھی - جنگ بلقان نے اسکی مزید تائید کی اور اسکے ساتھہ دنیا کو یہ بھی دکھا دیا کہ یورپ جسقدر آگے بڑھتا جائیگا ' اسیقدر امن و انصاف خطرے سے قریب تر ہوتا جائیگا -

یورپ نے اعلان کیا کہ " مسئلہ بلقان کی بابت جنگ نہیں ہوگی " یہ اعلان غالباً مدبرین یورپ کی ظرافت پسندی نہ تھی بلکہ ایک سنجیدہ اعلان تھا ' اور بیشک اگر اغراض پرستی نہ ہوتی تو یورپ کا یہ اعلان حرف بحرف صحیح ثابت ہوجاتا - دول یورپ کا ادنی اشارہ جنگ روکنے کے لیے کافی تھا - چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی اتنی جرأت نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ یورپ کی باشوکت و اقتدار سلطنتوں کے خلاف مشورہ کریں -

لیکن منع جنگ کا اشارہ کیوں ہوتا ؟ ریاستہاے بلقان روس کے لواحقین میں سے تھیں' جنھیں وہ نہ صرف حوصلہ افزائی کے لیے' بلکہ اپنے مخصوص مصالح کے لئے اپنے حریف دیرینہ دولت عثمانیہ کے مقابلہ کے لیے ہمیشہ شہ دیتا رہتا ہے - گو فرانس و انگلستان کو براہ راست ریاستہاے بلقان سے کوئی تعلق نہیں' مگر یہ تعلق کیا کم ہے کہ ان پر ایک ایسی سلطنت ظل گستر رہتی ہے جسکی خوشنودی و دوستی انھیں اپنی کروروں کمزور و مجہول مسلمان رعایا کی ہر دلعزیزی سے کہیں زیادہ عزیز ہے - ائتلاف مثلث (انگلستان' روس' فرانس) کے ایک جنگ پر متفق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ نہ تھی کہ اتحاد ثلاثہ (جرمن ' اٹلی' اسٹریا) اسکی مخالفت کرتا -

دول یورپ کا یہ عذر کہ انھوں نے جنگ کو روکنا چاہا مگر ریاستہاے بلقان راضی نہیں ہوئیں' محض ابلہ فریبی و حیلہ طرازی ہے - کیا کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی یہ فرض کر سکتا ہے کہ جبل اسود کی سی چھوٹی ریاست ' دول یورپ کے کسی ایک مشورہ کو بھی نامنظور کرسکتی ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی ساز و باز اور ملمع کار دروغ گوئی کی اس کثرت سے اور اس قدر جلد جلد پے درپے شہادتیں مل رہی ہیں کہ اگر اب بھی اہل مشرق نہ سمجھیں' تو آیندہ انکے سمجھنے سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو جانا چاہیے -

بہر نوع اعلان جنگ ہوا اور اسکے بعد فوراً ہی موسیو (پوانیکر) وزیر خارجیہ فرانس کی تجویز اور انگلستان و روس کے اتفاق سے یہ اعلان کیا گیا کہ " خواہ نتیجہ کچھہ ہی ہو مگر فتحیاب کو اپنے ملک میں مزید اراضی کے الحاق کا حق نہ ہوگا یا بالفاظ دیگر فریقین کے ممالک میں کوئی جغرافیائی تغیر نہیں ہوگا " موسیو (پوانیکر) نے یہ کیوں تجویز کیا تھا ؟ صرف روس کی خوشآمد کے لیے - انگلستان نے اس سے کیوں اتفاق کیا ؟ صرف روس کو خوش کرنے کے لیے - اور خود روس نے اسکو کیوں پسند کیا ؟ اسلیے کہ اسکا خیال تھا کہ بہادر ترکی فوج جسوقت اپنی بارکوں سے چلے گی' تو پھر (صوفیا) میں جاکے دم لیگی - اسکو معلوم تھا کہ یونانی فوج جب اس سے بر سر پیکار ہوئی تھی تو اسکا کیا حشر ہوا تھا - اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آج یونان صرف اسواسطے ایک آزاد سلطنت نظر آتا ہے کہ اعلان جنگ کے بعد یہ بھی اعلان کردیا گیا تھا کہ جغرافیائی حالت بدستور قائم رہیگی -

ناصیهٔ جمال امید

البطل الاعظم :

غازی انور پاشا

(غازی موصوفك قسطنطنیه یه کلدیکی تقریبیله بو تصویر شائع اولمقده در)

لیکن فتح و شکست کي تقسیم بالکل خلاف امید هوئي -

هوا کا رخ بدله هوا دیکهکر خیالات کا رخ بهي بدلگیا اور سب سے پہلے اخبارات نے یه سوال اتهایا که بلقانیوں کو " کیوں نه اس فتح کے ثمرات سے متمتع هونے کا موقع دیا جاے' جسکے لیے انکي هزارها جانیں کام آئي هیں " اعلان جنگ پر ابهی نصف ماه سے زائد نہیں گزرا تها که (روس) سے یه آواز بلند هوئي : " نہایت نا انصافي هوگي اگر ریاستهاے (بلقان) کو ان فتوحات سے ثمره اندوز هونے کا موقع نه دیا گیا جسکے لیے انهوں نے اپني نہایت عزیز جانیں دي هیں " اس کی صداے بارگشت (انگلستان) و (فرانس) سے بهي آئي اور مسٹر ایسکوبتهه اور موسیو پوانیکر بهي وهي کهنے لگے' جو ایک روسي مدبر کهرها تها - گو (جرمن) ' (آسٹریا) ' اور (رومانیا) یهي چاهتي تهیں' که نقشۂ ملک میں تغیر نه هو' مگر روس کے ساتهه (انگلستان) اور (فرانس) کے هم آهنگ هو جانے سے مجبوراً انکو خاموش هو جانا پڑا - لیکن (اسٹریا) نے تغیر جغرافیه کی مخالفت سے اس شرط پر دست کشي اختیار کی که " البانیه ریاستهاے بلقان میں تقسیم نه کردیا جاے " کیونکه اگر البانیه انکو ملجاتا ' تو سلافي (صلادین) عنصر کا غلبه هو جاتا ' جو (آسٹریا) کی هستي کے لئے سخت خطرناک ثابت هوتا - اس نے اس امر کي بهی مخالفت کي که (سرویا) کو بحر (ایڈریاٹک) میں ایک بندرگاه و اسلحه خانه بنانے کي اجازت دیجاے -

(آسٹریا) نے سرویا کو متنبه کردیا که وه مطالبات میں اعتدال سے کام لے اور بحر (ایڈریاٹک) میں بندرگاه کے مطالبه سے دست بردار هو جاے - (سرویا) نے آسٹریا کے مقابله میں سختي کی' اور اپنے ارادے پر نہایت مضبوطي سے قائم رهنے کا اظہار کیا - ادهر ائتلاف مثلث نے بهي سرویا کي طرف اس خیال سے اظہار توجه کیا که آسٹریا ڈر جاے اور اپني مخالفت سے باز آجاے' مگر (آسٹریا) کو معلوم تها که یه موقع کمزوري دکهانے کا نہیں هے - اسکي آبادي کا ایک ثلث سلافی عنصر هے اسلیے اگر آج وه (البانیه) کا مختار کل هو گیا تو کل آسٹرري ممالک کا بهي مالک سمجهنا چاهیے -

(آسٹریا) نے ایک طرف تو جنگي تیاري کا حکم دیا اور سرویا سے کهدیا که " اگر تم اپنے فتوحات سے صرف فائده اتهانا چاهتے هو تو هم کو اس سے کچهه تعرض نہیں' لیکن اگر تم قبضه و ملکیت چاهتے هو تو اس سے همیں قطعي اختلاف هے' خواه اس اختلاف کا نتیجه جنگ هي هو اور اسمیں تمهارے ساتهه ائتلاف مثلث بهي شریک هوجائیں " - اور دوسري طرف اتحاد کي تجدید کي اور اپنے حلیفوں سے وعده لے لیا که اگر ائتلاف مثلث نے (سرویا) کي حمایت میں هتیار اتهائے تو وه بهي میدان جنگ میں اتر آئینگے - ائتلاف مثلث نے یه دیکها که (بلقان) کي چهه لاکهه فوج اور اسکے ساتهه روس کے لاکهوں سپاهیوں سے بهي (اسٹریا) کے اراده میں فرق نہیں آیا تو مجبوراً (البانیه) کي خود مختاري تسلیم کرلي -

گویه نزاع طے هوگئي هے مگر تاهم حفظ ما تقدم کے لیے آسٹریا کو ۴ فوجیں اور ایک بیڑه ' اور روس کو ایک کثیر فوج اسکے مقابلے کے لیے تیار رکهنا ضروري هے ' کیونکه جنگ کا چهڑ جانا بر وقت ممکن هے -

(رومانیا) بهي جو اب تک نہایت خاموشي سے رفتار جنگ دیکهه رهي تهي' تقسیم ممالک کے وقت خاموش نه رهسکی اور اعلان کردیا که " اگر اس تقسیم میں اس کو کچهه نه دیا گیا تو وه تغیر نقشه کي مخالفت کریگي " -

خود اتحادیوں میں بهي خانه جنگي هوگئي اور یونان اور بلغاریوں میں سالونیکا کي بابت تلوار چلتے چلتے رهگئي -

ان حالت کے دیکهتے هوے مانتا پڑتا هے که اگر صلح کانفرنس نے کوئی تشفي بخش تصفیه نه کیا اور بات بڑهی تو یورپ کا امن عام ضرور خطره میں هوگا - اور اسکے بعد یه نکته بهي سمجهه میں آجاتا هے که جو سلطنتیں پہلے مداخلت کرنا نہیں چاهتي تهیں وه اب اسقدر صلح کے لیے کیوں کوشاں هیں ؟ اور یه کیوں طے کیا جارها هے که متفقه طور پر باب عالي پر زور ڈالا جاے که وه جسقدر جلد ممکن هو صلح کرلے ؟

جنگ بلقان کے حوادث و واقعات

پر

ایک تفصیلی نظر

(ایک عثماني مصري مقیم استانه کے قلم سے)

فخر کائنات صلعم نے فرمایا که " مسلمانوں کي مثال ایک جسم کي هے - جب ایک عضو کو مرض کي شکایت هوتي هے ' تو تمام جسم اسکو محسوس کرتا هے " اسي لیے بوجه اُن مصائب و آفات کے جو همارے عثماني بهائیوں پر اجکل نازل هو رهي هیں ' مصري مسلمانوں کو حزن و الم کي حالت میں دیکهتا هوں - چونکه میں نے اپني آنکهوں سے ان جگر خون کن مصائب کا ایک حصه دیکها هے جو باشندگان مقدونیه و عثماني قیدیوں پر اتحادیوں کے قبضه کے بعد سے نازل هو رهے هیں اور نیز یونانیوں کے اس وحشیانه برتاؤ کو دیکها هے جو وه عثماني قیدیوں کے ساتهه کر رهے هیں' اسلئے میں اپنا فرض سمجهتا هوں که اپنے مشاهدات کے خلاصه سے اپنے مصري بهائیوں کو مطلع کروں - الله تعالی نے فرمایا هے که " وه اسوقت تک کسي قوم کو نہیں بدلتا' جب تک وه قوم اپنے آپ کو نه بدلے " اسلیے یه بدیهي هے که کچهه ایسے مادي و اخلاقی اسباب ضرور هیں جو همارے اس تنزل و شکست کا موجب هوے هیں -

اخلاقي اسباب کو میں مورخین اسلام کے لیے چهوڑ دیتا هوں اور اس وقت صرف مادي اسباب و علل کا ذکر کرنا چاهتا هوں -

عثماني صوبهاے مقدونیه چار سال قبل اجنبي (یوروپي) نگراني میں تهے' لیکن بایں همه امن نه تها' جسکي وجه سے یوروپین مقاصد کے فروغ کو بہت نقصان پہنچتا تها - مدبرین دول (روس و انگلستان) شہر (ریوال) میں جمع هوے اور طے کیا که " مقدونیه کا نظام حکومت بدلدینا چاهیے " یه تجویز ابهي عملي صورت اختیار کرنے نہیں پائي تهي' که دولت عثمانیه میں فوجي انقلاب برپا هوگیا - اس انقلاب نے اس تجویز کو هنگامي طور پر ملتوي کر دیا - سنه ۱۹۱۰ع میں حکومت کي طرف سے ایسي کار روائیاں هوئیں ' جو بلغاري انجمن کے دوباره قیام کی باعث هوئیں اور اس نے پهر دولت عثمانیه سے (مقدونیه) کے لیے نظام غیر مرکزي کا مطالبه کیا - حکومت نے اس کو نا منظور کیا - بلغاریوں میں پهر جماعت بندیاں و گروه بازیاں شروع هوگئیں اور یورپ کو متوجه کرنے کے لیے جابجا تباه کن گولے پهینکے جانے لگے - اسکے بعد زمانه اسطرح گزر رها تها که ایک طرف تو ان گروهوں کي قوت بڑهتي جاتي تهي اور دوسري طرف حکومت کي کارروائیوں کو ناپسند کرنے والوں کي تعداد زیاده هو رهي تهي -

سال گذشته کے اواخر میں بلغاري عثمانیوں نے یورپ میں چند وفود بهیجے' جنکي غایت یه تهي که دولت عثمانیه احکام معاهده برلن کی کماحقه رعایت کرنے پر مجبور کي جائے - مگر ان وفود کو یورپ میں بجز روس کے اور کوئي مددگار نہیں ملا - روس نے یه دیکها که سلافي عنصر کي نجات اسوقت تک نہیں هوسکتي' جب تک ریاستهاے بلقان میں اتحاد نه هو جاے' اسلیے اس نے ریاستهاے بلقان کو پہلے اس باهمي نااتفاقي کے دفع کرنے کي صلاح دي' جو بلغاري' سروي' اور

یوناني جماعتوں میں عرصے سے چلي آتي تهي ' اور خود بهي تینوں ریاستوں کے سفراء متعینه (سینٹ پیٹر سبرگ) میں باهم اتفاق پیدا کرانے کي کوشش کي - چنانچه اوائل سنه ۱۹۱۲ع میں هم ان فرقوں میں اتحاد کا دور دورہ دیکهنے لگے ' جنمیں همیشه باهم کشت و خون کا بازار گرم رها کرتا تها !

اس عرصه میں چار سال کی وه مدت گزر گئي جو اعلان دستور کے بعد بطور هنگامی صلح کے قرار پائي تهی ' اور هم سننے لگے که صوفیا میں بلغاریا و دیگر ریاستهاے بلقان کے سفـرا باهم حملهٔ مدافعت کي بابت معاهده کر رهے هیں -

یه ظاهر هے که هم سے زیاده (آسٹریا) کو همارہي سلطنت کے متعلق علم تها - چنانچه کونٹ (پر چبولڈ) وزیر خارجیه (آسٹریا) نے تمام دارالسلطنتهاے یورپ کا اس غرض سے دوره شروع کیا که احکام معاهده برلن کی رعایت پر دولت عثمانیه کو مجبور کیا جائے اور کنایةً همکو اس معاهده کي بهي اطلاع دیدي -

اس عرصه میں قوم نے بهي یه محسوس کر لیا تها که اسکا اصلي دشمن کون هے ؟ اسلیے (سعید پاشا) کی وزارت کے بعد جو وزارت بیٹهي ' اس نے فوراً اعلان کر دیا که " دولت عثمانیه (مقدونیه) میں اصلاحات نافذ کرنے کے لیے بالکل تیار هے " لیکن ریاست هاے بلقان نے اپنے پس پرده دول کي جرات افزائي سے شه پاکر (مقدونیه) کي کامل خود مختاري کا مطالبه شروع کردیا - باب عالي نے یه مطالبه نامنظور کیا اور ۱۸ - اکتوبر سنه ۱۹۱۲ع. کو اعلان جنـگ هو گیا -

* * *

اعلان جنگ کے وقت

اعلان جنـگ سے پہلے همارہي فوج کي یه حالت تهي که مارچ سنه ۱۹۱۱ع میں محمود شوکت پاشا اپنے عهدهٔ وزارت جنگ میں نظام فوج کے اندر ایک عظیم الشان تغیر کر چکے تهے - لیکن اسکے بعد باقاعده فوج کے اکثر پرانے افسر معزول هوگئے ' نئے ریجمنٹوں کے ساتهه وه تمام با قاعده دستے بهي ملحق کردے گئے جو تعداد میں ۴ سو تهے -

محمود شوکت پاشا جسوقت اس عهده سے علحـده هوے ' اسوقت نئے ریجمنٹوں کے اکثر سپاهیوں کي مدت ملازمت خدمت ختم هو چکي تهي ' اسلیے اکثر ریجمنٹ تجربه کار سپاهیوں سے خالي هوگئے تهے اور سپاهیوں کي تعداد بهي کم هوتي گئي تهي - اعلان جنـگ سے قبل مختار پاشا کو اعلان جنگ کے امکان کا یقین نه تها - (کیونکه یورپ کي تمام بڑي سلطنتیں یقین دلا رهي تهیں که ریاستهاے بلقان جـنگ نهیں کرینـگي - الهلال) مگر تاهم قسطنطینیه میں اتحادیوں کے مظاهرات کي وجه سے انکا استعفاء دیدینے کا قطعي اراده تها -

اعلان جنگ کے وقت همارہي یه حالت تهی که جسوقت باب عالي نے جنگي تیاري کا حکم دیا هے اسوقت (اڈریا نوپل) کے علاوه تمام (مقدونیه) میں بہت تهوڑي فوج موجود تهی - سامان جنـگ قریبا مفقود تها اور سفرمینا کا سامان بیل گاڑیوں پر جاتا تها - دشمن حدود عثمانیه میں گهسا آرها تها اور هم ابهي فوج کے جمع کرنے هي میں مصروف تهے - اسکے علاوه همارہي فوجي تربیت بهی بلغاریا کي فوجي تربیت سے گري هوئي تهي - کیونکه با قاعده فوج همیں (ایشیا) سے لاني تهی اور یہاں جو ردیف فوج موجود تهي وه ابهي جنـگ سے محض ناواقف تهي - ان مشکلات کے ساتهه جسقدر فوج هم جمع کرسکے ' اسکو هم نے چار حصوں پر تقسیم کرکے هر حصه کو ایک خاص نام سے موسوم کر دیا -

ایک حصه کا نام (جیش الشرق) دوسرے کا نام (جیش الغرب) تیسرے کا نام (جیش الشمال) اور چوتهے کا نام (جیش الجنوب) تها -

(جیش الشمال) میں ۴۰ اور ۵۰ هزار کے درمیان میں سپاهي (علي رضا پاشا) کے زیر کمان تهے - (جیش الشمال) سے دو کمپنیاں زیر کمان (فتحي پاشا) اور (جاوید پاشا) سرویا کے حدود پر مامور تهیں

(جیش الغرب) میں تیس هزار سپاهي تهے جسکے کمانیر (زکي پاشا) تهے - اس فوج کا مرکز (بلغاریا) کے جانب غرب اس مقام پر تها ' جہاں (کوستنڈیل) (کوچنه) (عثمانیه) (جمعه بالا) (رسنه) اور (جسر آغا صالح) واقع هیں -

(جیش الشرق) بلغاریا کے جنوبي حصه میں تها - (جیش الجنوب) کے دو حصے تهے - ایک حصه زیر کمان (اسعد پاشا) (یانیا) کی طرف متعین کیا گیا تها اور دوسرا حصه حدود (الاصونیه) پر مامور تها - اس حصه کي کمان کے لیے (رضا پاشا) کمانڈر توپخانه تجویز کیے گئے تهے مگر اُنهوں نے اسکي کمان لینے سے انکار کر دیا ' اسلئے انکے بدلے (حسن پاشا) کمانیر مقرر هوے -

اسي طرح فوج کا کچهه حصه جبل اسود کي طرف بهي براے نام بهیج دیا گیا تها -

خلاصه یه که اعلان جنـگ کے وقت تمام یوروپین ترکي میں کل فوج تین لاکهه پچاس هزار تهی - اسکے مقابله میں ایک لاکهه پچاس هزار سرویا کي ' تین لاکهه پچاس هزار بلغاریا کي ' ایک لاکهه دس هزار یونان ' کي اور تیس هزار جبل اسود کي فوج تهي -

یه تمام فوج ' جنکي مجموعي تعداد چهه لاکهه تیس هزار تهي یکایـک حدود عثمانیه پر حمله آور هوگئي -

(قرق کلیسا) (جسر مصطفی پاشا) (ادیمتوقه) (جمعه بالا) (جسر صالح آغا) (جاروفه) (لوچنه) (سلطان تیه سي) (دربه باغردان) (بوبا) (فتزه) (زبنعیتزه) (متر) (فتزه) (پرانه) (لوردس) (آلاصونیه) میں جنـگ شروع هوئي - یوناني فوج ایک لاکهه دس هزار تهي - اسکے مقابله میں عثماني فوج صرف تیس هزار - جسمیں (لوردس) میں باره هزار اور (بش بینار) میں تین هزار ' باقی فوج دیدباني پر مامور تهي - (الاصونیه) میں ۱۵ هزار فوج تهی جسمیں سے پانچ هزار جزیره نماے (خالکیدیکیا) و بندرگاه (سالونیکا) میں اس غرض سے مامور کي گئي تهي که یوناني بحري فوج کو روکے ' جو جنگي بیڑے کي کشتیوں سے نکلکے (سالونیکا) کي طرف بڑهنا چاهتي تهي - اور باقی دس هزار (الاصونیه) میں لڑ رهی تهی -

(قرق کلیسا) کے قریب (بلغاریا) کي ایک لاکهه دس هزار فوج تهي ' جسکے مقابله میں (قرق کلیسا) کے قلعوں میں صرف پچاس هزار عثمانی فوج تهي -

(بلور پاشا) کے ساتهه صرف آٹهه هزار عثماني تهے ' جنکے مقابله میں بلغاري پورے دس هزار تهے - (جسر مصطفے پاشا) میں عثماني فوج صرف ایک لاکهه تهي ' مگر اسکے مقابله میں بلغاریا کي فوج دو لاکهه چالیس هزار تهي - پچاس هزار سروي ' اور ایک لاکهه نوے هزار بلغاري - همارے جیش الشمال میں بهي صرف تیس هزار سپاهی تهے اسکے مقابله میں پانچ هزار سروي اور پینتالیس هزار بلغاري تهے - علاوه ان بیس هزار سرویوں کے جو حدود جبل اسود پر تهے ' خود حدود (سرویا) پر بهي نوے هزار سپاهي موجود تهے ' انکے مقابله میں عثماني فوج صرف پچـاس هزار تهي - دشمن کي فوج همارہي فوج سے نه صرف تعداد میں زیاده تهي ' بلکه ساز و سامان میں بهي همـاري فـوج سے بدرجها بهتر تهي - مثـلاً هر بلغاري اور سروي ریجیمنٹ کے ساتهه تین میٹرلوز قسم کي توپیں ' دو معمولي توپیں ' پیادے اور سوار تهے - علاوه اسکے سفر مینا کي نقل و حرکت کے لیے ریل تهي اور توپوں کے لیے موٹر گاڑیاں - لیکن اسکے مقابله میں همارے ایک فرقه میں کل دو توپیں میٹرلوز قسم کی تهیں ' اور سفرمینا اور توپوں کي نقل و حرکت کے لیے محض بیل گاڑیاں ! !

تعداد و سامان کے علاوه ایک بڑا فرق یه تها که دشمن کي فوج تربیت یافته تهي ' بحالیکه همارہي فوج میں اسّي فیصدي غیر تربیت یافته تهے - همارہي فوج ردیف کي پلٹنوں میں هر ڈهائي سو سواروں پر

صرف ایک افسر تھا حالانکہ دشمن کي فوج میں ہر ایک بلاک میں ایک یوز باشي اور پلٹن کے افسر تھے -

اوائل جنگ میں بلغاري فوج دو غیر قلعہ بند مقامات یعني (جمعہ بالا) اور (شارودہ) پر قابض ہوگئي اور (لوروس) کو یوناني فوج نے مسخر کرلیا ' مگر عثماني فوج بھي سروي ممالک میں پانچ کیلو متر تک بڑھي چلي گئي -

اعلان جنگ کے بعد

آغاز جنگ میں عثماني فوج چار دن تک مدافعت کرتي رہي - کیونکہ تمام عثماني محافظ فوجوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ دشمن کي فوج ہر مقام پر اس سے کئي گنا زیادہ ہے' لیکن چار دن کے بعد بعض افسروں نے مدافعت کے بدلے حملہ شروع کردیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حملہ میں کامیابي نہیں ہوئي تو عثماني فوج پیچھے ہٹي اور (قرق کلیسا) کي محافظ فوج قلعوں کو نہ سنبھال سکي - یہ مدافعت کے بدلہ حملہ آوري ہي کا نتیجہ تھا کہ (مصطفے پاشا) کا پل مسخر ہوگیا ' اور (اڈریا نوپل) کا بلغاریوں نے محاصرہ کرلیا -

(جسر مصطفی پاشا) کے مسخر ہوتے ہي (اڈریا نوپل) کے مشرق و مغرب سے بلغاري فوج امنڈ امنڈ کر آنے اور جنوب کي طرف پیش قدمیاں کرنے لگي - ان آنے والي فوجوں میں سے ایک حصہ (دردہ اغاج) تک پہنچگیا' جس نے (قسطنطنیہ) اور (سالونیکا) کي ٹرینوں کا نقطۂ اتصال منقطع کردیا - رسد رساني کے لئے بحري راستہ تو پہلے ہي سے مسدود تھا' مگر اس نقطۂ اتصال کے منقطع ہوجانے سے ریل کے ذریعہ سے بھي رسد رساني ناممکن ہوگئي - (قرق کلیسا) کي شرقي جنوبي جانب سے جو بلغاري فوج آ رہي تھي وہ (شتالجہ) پہنچگئي ' لیکن خیریت یہ ہوئي کہ وہاں ردیف کے بدلہ باقاعدہ فوج مدافعت کے لیے مامور کردي گئي تھي -

(اڈریا نوپل) کے محاصرہ سے جسقدر بلغاري فوج بچي ' وہ (تکفور طاغي) کي سرحد پر پہنچگئي - معرکہاے (قرق کلیسا) ' (شتلجہ) اور (اڈریا نوپل) میں بلغاري نقصانات کي بابت یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اسکے ایک لاکھہ نوے ہزار سپاہي کام آئے ہیں -

شمال میں (علي رضا پاشا) کي شکست کا قصہ یہ ہے کہ عثماني فوج کو جو حدود (سرویا) میں بڑھتي چلي گئي تھي' بوجوہ چند (قومانودہ) کے خط دفاع تک پیچھے ہٹ آنا پڑا - جسوقت یہ فوج ہٹکے آ رہي تھي ' اسوقت (کمانو) میں چار دن سے سروي و عثماني فوجوں میں لڑائي ہو رہي تھي - اس معرکہ کا خاتمہ سرویا کي پیش قدمي پر ہوا اور فوج کو وہاں سے ہٹکے (اسکوب) میں آنے کا حکم ملا - لیکن (اسکوب) میں آکے دیکھا تو واپس آنے والي فوج میں سے کل دس یا پندرہ ہزار سپاہي رہگئے تھے' اور وہاں ردیف کے جسقدر آدمي تھے وہ سب اپنے اپنے گھر بھاگ گئے تھے - یہ حالت دیکھکے کمانیر موصوف نے یہ فیصلہ کیا کہ (اسکوب) اپني مدافعت نہیں کرسکتا - اسلئے فوج کو حکم دیا کہ (مناستر) چلکے اس فوج سے ملے جو (کوچنہ) سے ہٹ آئي ہے اور وہاں مقیم ہے -

حدود (مناستر) سے اس بغیر مقابلہ کي واپسي کا یہ نتیجہ ہوا کہ سروي فوج (کولیلجہ) سے لیکے (برلبہ) تک کے تمام مقامات پر بغیر مقابلہ کے قابض ہوتي چلي آئي ' (واردار) سے جو فوج ہٹکے (مناستر) آئي تھي ' اس کا پچاس ہزار سروي سپاہیوں سے چار دن تک مقابلہ رہا -

(الاصونیہ) میں ابتداءً میدان ہمارے ہاتھہ رہے - حتی کہ ہماري فوج یوناني توپوں پر قابض ہوگئي ' لیکن اخر میں جنگ کا رخ بدل گیا ' اور ہماري فوج مجبوراً ۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ع کو (نیبجہ) کي طرف ہٹ آئي -

(جیش غربي) کي ماتحت فوج کي (واردار) میں واپسي ' بلغاري فوج کي (کوچنہ) سے (سالونیکا) کي طرف پیشقدمي ' اور یوناني و بلغاري فوج کا (سالونیکا) کا محاصرہ ' ان تمام امور کا مجموعي طور پر نتیجہ یہ ہوا کہ (اوستوما) کي فوج جو بلغاري فوج کي پیشقدمي کو نہیں روک سکتي تھي ' (سالونیکا) کي مدافعت کے لئے (نیبجہ) کے خط دفاع میں آگئي اور اس طرح دشمنوں کو بڑھہ آنے کا اور موقعہ مل گیا -

(نیبجہ) کے سب سے پہلے معرکہ میں ایک ہزار تین سو عثماني زخمي ہوے' دوسرے معرکے میں عثماني فوج کے قلب کي ایک عیسائي پلٹن بھاگ نکلي اور بلغاري فوج نے فوراً اسکي جگہ پر قبضہ کر لیا - جسکي وجہ سے عثماني فوج کا موقع (پوزیشن) نہایت نازک ہو گیا تھا' مجبوراً اسکو (نیبجہ) چھوڑ کے (وار دار) کے بالمقابل چلا آنا پڑا -

(سالونیکا) کے ایک طرف یوناني محاصرہ کئے پڑے تھے ' اور دوسري طرف سے سرویا کي فوج گھیرے ہوي تھي -

گو (استروما) کي فوج جو اسوقت (سالونیکا) میں موجود تھي (جسر صالح آغا) کي مدافعت کرسکتي تھي' لیکن (کوچنہ) سے دشمن کي پیشقدمي نے اسکي واپسي کا راستہ روک دیا تھا - دشمن کي فوج ہر دو مرکز (ڈرامہ) اور (سیرز) پر بھي قابض ہوگئي اور وہاں سے (قولہ) پہنچگئي -

فوج (وار دار) کي ناکامي کا قصہ یہ ہے کہ یہ فوج صحراء (کوچنہ) میں ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ ع تک حیرت انگیز شجاعت و بسالت سے لڑتي رہي ' لیکن اسکے بعد اسکے چند مسیحي دستوں نے فریب دیا' جسکي وجہ سے فوج کا سارا نظام برہم ہو گیا' اور کل سامان جنگ (کوچنہ) ہي میں چھوڑ کے فوج (مناستر) چلي آئي -

اس واپسي کے اسباب بجز اسکے اور کچھہ نہ تھے کہ توپیں عین وقت پر نصبگاہوں پر نصب نہیں ہوئیں تھیں' اور مسیحي سپاہي بھاگ نکلے تھے' نیز پاني نہایت شدت سے برسنے لگا تھا - (یاور پاشا) کي پلٹن جسکا واپسي کا راستہ (دیمتوقید) میں قطع کردیا گیا تھا' اور جو دشمن کي فوج میں ہر طرف سے گھري ہوئي تھي اور پھر تعداد بھي جسکي صرف ۸ ہزار تھي' یہ واقعہ دنیا میں یادگار رہے گا کہ نہایت ثابت قدمي سے مدافعت کرتي رہي بلکہ (الواء دارمہ) کو جس پر دشمن قابض ہوچکے تھے اس نے واپس بھي لے لیا تھا' لیکن جب اس نے (اڈریا نوپل) کي فوج سے ملنا چاہا تو اپنے آپ کو دشمنوں میں گھرا ہوا پایا - مجبوراً (درہ آغلج) سے آگے نہ بڑھسکي -

(اشقودرہ) اور (یانیہ) ابھي تک ہمارے ہاتھہ میں ہے اور البانیا کے جنوبي حصہ پر اسوقت تک دشمن قابض نہوسکے - سرویا کي جو فوج البانیہ کي طرف بڑھرہي تھي' وہ اسواسطے رک گئي ہے کہ (اسٹریا) نے سروي سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردیا ہے اسکے جواب میں (سرویا) بھي آسٹروي حدود پر فوج جمع کررہي ہے -

تمام مغربي مقامات بھي مثل (دراج) (بر زین) (بر شندہ) (مہترو فیتزہ) وغیرہ کے اب تک دشمنوں کے قبضے میں نہیں آسکے ہیں اور بے سروسامان عثماني سپاہیوں نے فاقہ مستي کي حالت میں لڑ لڑ کر انہیں محفوظ رکھا ہے -

ہماري ان تمام ناکامیوں کي ایک بڑي وجہ باشندوں کي ہجرت بھي ہے - کیونکہ یہ ہم پہلے ہي بیان کرچکے ہیں کہ یہاں کي باقاعدہ فوج بہت تھوڑي تھي - زیادہ تر ردیف فوج تھي - ردیف فوج کے سپاہي یہ دیکھکے کہ انکے اہل و عیال ہجرت کر کے دوسري جگہ جارہے ہیں کبھي فوج میں نہیں رہسکتے ' کیونکہ انکي حفاظت کے لیے وہ بھي انکے ہمراہ جاناچاہتے ہیں - مجھے نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ روملي کے باشندوں نے ضرورت و بے ضرورت بھي ہجرت کي جسکي وجہ سے اکثر ردیف کے سپاہي چلے گئے -

گو مقدونیہ میں ہماري حالت اسدرجہ خراب تھي' مگر (شتلجا) میں بحمد اللہ ہماري حالت باوجود تمام اسباب مخالف کے غالبانہ و فاتحانہ رہي ہے - ایشیا سے جسقدر کرد' عرب' اور ترک آتے ہیں سب (شتلجا) میں جمع ہو رہے ہیں - (باقي آیندہ)

یورپین ترکی اور ریاست ہاے بلقان

- - * - -

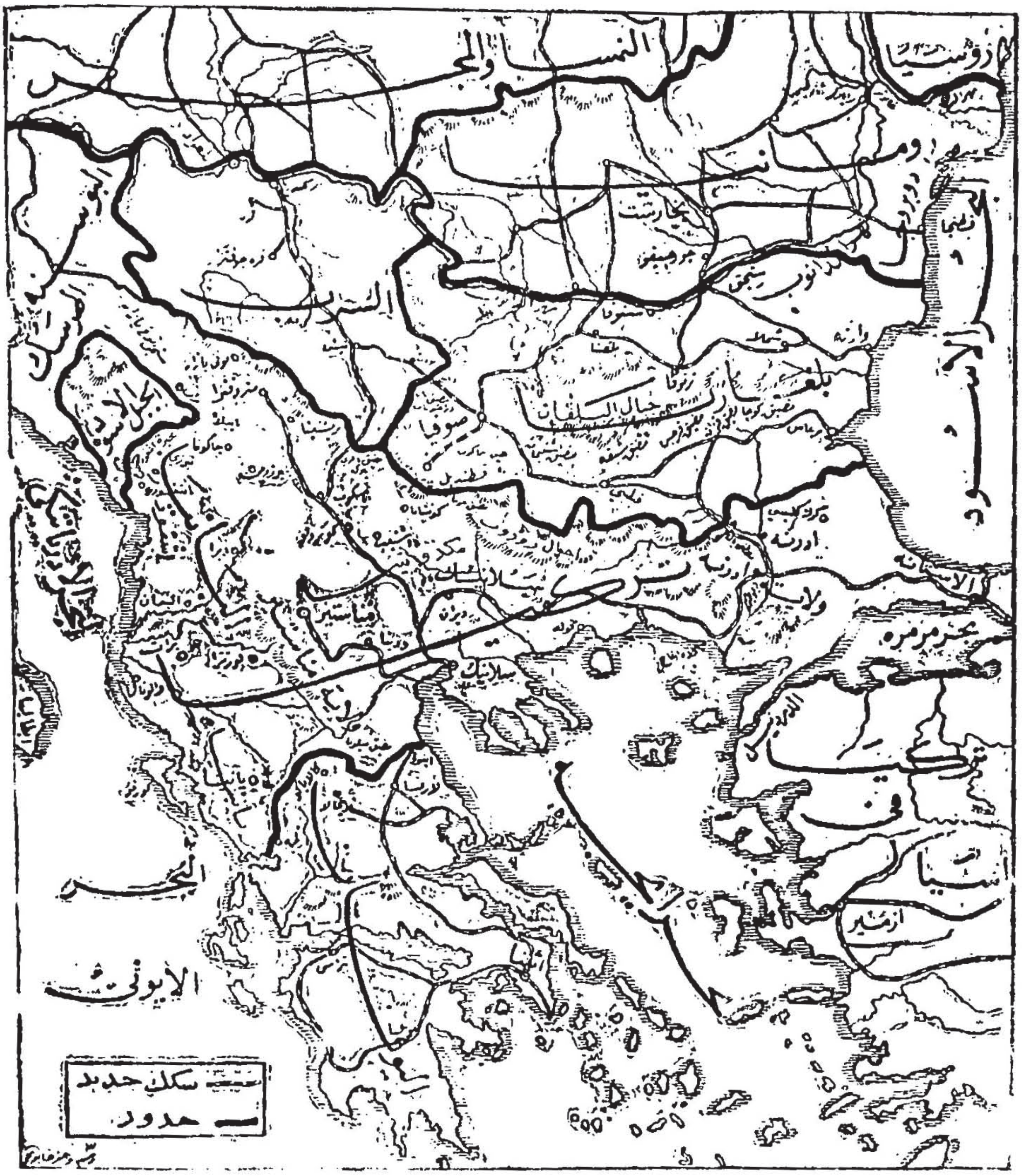

فرھنگ بعض الفاظ عربیہ

- *

(آستانہ)	قسطنطنیہ
(ادرنہ)	ایدریا نوپل
(بحر مرمرا)	مارمورا
(بحر ایجہ)	ایجین سی (جس میں جزائر [illegible] زیادہ واقع ہیں)
(نہر الدانوب)	دریاے ڈینیوب (جو کسی وقت ترکی روسی سرحد تھا)
(النمسا والمجر)	آسٹریا ھنگری
(البوسنہ والھرسک)	بوسینیا ' ھرزیگونیا
(الجبل الاسود)	مانٹی نیگرو
(اثینیا)	ایتھنس دار الحکومت یونان.
(سکک حدید)	یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹی جدول ' جو ترکی حدود حکومت کو ریاست ھاے بلقان و یونان سے علحدہ کرتی ھے -

(یہ نقشہ قسطنطنیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ھے ' اور اصل نقشے کا بجنسہ عکس ھے)